الله

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح

جلد ۱۳

نمبر ۳/۴

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

ایڈیٹر

مولوی فاضل محمد یعقوب صاحب

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین کا صبر

"میرا جب سب سے پہلا لڑکا فوت ہؤا۔ تو اسکو ایک سخت غشی کی حالت تھی۔ گھر میں اسکی والدہ نے جب دیکھا کہ حالت نازک ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو امید نہیں۔ اب جانبر ہو۔ میں اپنی نماز کیوں ضائع کروں۔ چنانچہ وہ نماز میں مصروف ہو گئے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو کر مجھ سے پوچھا۔ تو اسوقت چونکہ انتقال ہو چکا تھا۔ میں نے کہا کہ لڑکا مر گیا ہے۔ انہوں نے پورے صبر اور رضاء کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ خدا جس امر میں نامراد کرتا ہے۔ اُس نامرادی پر صبر کرنیوالوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ خدا نے ایک کی بجائے چار لڑکے عطاء فرمائے۔"

(الحکم نمبر ۷ جلد ۶ صفحہ ۴ ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء)

الہامی مصرع

فرمایا "کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا۔ اور گھر سے قریب ہی سوئے ہوئے تھے۔ کہ اچانک وہ اٹھے۔ اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ ع

صوفیا سب ہیچ ہے تیری تراہ تیری نراہ

ہم نے اس الہامی مصرع کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے۔"

(البدر ۸ رجون ۱۹۰۵ء)

عورتوں کو نوکروں سے کیسا سلوک کرنا چاہیئے

ایک روز حضرت ام المومنین کو مخاطب کر کے حضورؑ نے فرمایا "دیکھو نوکروں پر سختی نہیں ہونی چاہیئے۔ انکو جو کچھ سمجھانا ہو۔ نرمی سے سمجھا دیا کرو۔ اور ان کے واسطے دُعاء کیا کرو۔ اگر ان کو ملامت کرو۔ تو اس طرح پر کہ خُدا تمہیں ہدایت دے۔ نیکی دے۔ سمجھ دے۔ ایسا ہی بچوں کی اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاؤ۔ تو اُن کو بھی جھڑکو نہیں۔ ان کے لئے دُعاء کرو۔ اور اسی قسم کے کلمات سے سمجھاؤ۔

خُدا تعالیٰ کے غضب کے دن آئے ہُوئے ہیں۔ وہ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ جہانتک ہو سکے۔ خُدا کی مخلوق پر رحم کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر بھی رحم کرے۔"

(الحکم نمبر ۱۵ جلد ۹ صفحہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء)

قوم کا گھمنڈ

نجات نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اور اسکو اعمال صالحہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور دُعائیں جذب کرتی ہیں۔ قوم کا ابتلا بھی مال کے ابتلا سے کم نہیں۔ بعض لوگ دُوسری قوموں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اس ابتلا میں سید سب سے زیادہ مبتلا ہیں۔ ایک عورت گداگر ہمارے ہاں آئی۔ وہ کہتی تھی کہ میں سیدانی ہوں۔ اسکو پیاس لگی اور پانی مانگا۔ تو کہا کہ پیالہ دھو کر دینا کسی امتی نے پیا ہوگا*

* اس قسم کے خیالات ان لوگوں میں پیدا ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور ان باتوں کی کچھ قدر نہیں۔ اس نے فیصلہ کر دیا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معارف القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درس قرآن شریف کے نوٹ

:(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان):

سورۃ تطفیف پارہ ۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَیْلٌ : عذاب ہے۔ ہلاکت ہے۔

مُطَفِّفِیْنَ : مطفف سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ہیں تھوڑا۔ مطفف تھوڑا دینے والا وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ۔ عذاب ہے ان لوگوں کیلئے جو تھوڑا دیتے ہیں۔ محاورے میں اس کے معنے یہ ہونگے کہ جو دوسروں کے حق میں کمی کر دیتے ہیں۔ جیسے تولنے کے وقت وزن میں کم کر دیا۔ یا ناپنے کیوقت۔ وزنوں یا ناپ میں جو کمی کر دے۔ اُسے مطفف کہتے ہیں۔ اگلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی مطفف کے معنوں کی تشریح کر دی ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝

مُطَفِّف وہ لوگ ہیں۔ جو لوگوں سے جب تول کر لیتے ہیں۔ تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب دوسروں کو تول کر دینے لگتے ہیں۔ تو تھوڑا دیتے ہیں۔ یعنی جب خود لیتے ہیں۔ تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب دوسروں کو دیتے ہیں، تو کم دیتے ہیں۔ یہ تو اس زمانہ کے لوگوں کی حالت ہے جس زمانہ میں قرآن کریم اُترا۔ آجکل کے زمانہ کے لوگ جب خود لیتے ہیں تو زیادہ لیتے ہیں۔ لیکن جب دینے لگتے ہیں۔ تو کم دیتے ہیں۔ آجکل بٹے تین قسم کے ہیں۔ اسی طرح تجارت والے بھی بل تین قسم کے بناتے ہیں۔ باہر سے جو کپڑا وغیرہ آتا ہے اُس پر گورنمنٹ ٹیکس لیتی ہے جسے **Custom duty** کہتے ہیں۔ تاجر ہندوستان سے باہر جن تاجروں سے کپڑا وغیرہ منگواتے ہیں۔ اُن سے تین قسم کے بل منگواتے ہیں ایک بل تو وہ جسے ٹیکس دیتے وقت دکھاتے ہیں۔ ایک وہ جو اپنے گاہکوں کو دکھاتے ہیں۔ جو ٹیکس دیتے وقت دکھلاتے ہیں۔ اُس میں قیمت کم ہوتی ہے۔ تا ٹیکس تھوڑا لگے۔ اور جو گاہکوں کو دکھاتے ہیں اُنمیں قیمت زیادہ ہوتی ہے تا منافع زیادہ لیں۔ تیسرا بل جو ہوتا ہے۔ وہ اصلی ہوتا ہے۔ وہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ سب لوگ جو ایسی بد دیانتی کرتے ہیں۔ لعنتی ہیں۔

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ کیا یہ یقین نہیں رکھتے۔ کہ یہ دوبارہ مرنے کے بعد اُٹھائے جائیں گے۔ اُس دن جو بڑا شاندار دن ہے۔ اور

جس دن سب لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ کَلَّا: ان کا جو خیال ہے یہ غلط ہے۔ سِجِّیْنٍ: دائمی رہنے والی چیز۔ بہت سخت چیز۔ یعنی ایسے عذاب کے لئے جو بہت سخت ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ: ایک فیصلہ ہے لکھا ہوا۔ جتنی بد عملیاں پیدا ہوتی ہیں وہ آخرت پر یقین نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

اَثِیْمٍ: بہت گنہگار۔ اثم: گنہگار۔ اَسَاطِیْرُ: قصے۔ باتیں۔ اسطورہ کی جمع اَسَاطِیْرُ ہے Story اسی سے نکلا ہے۔

بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ: ان کی بد عملیوں نے ان کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے۔

مَحْجُوْبُوْنَ: خدا ان کو نظر نہیں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب نہ ہوگی۔

لَصَالُوْا: داخل کئے جائیں گے۔ صَوْل کے معنے کسی چیز کو پھنسا دینا اور ملا دینا ہے۔

عِلِّیِّیْنَ: بڑے پایہ کے لوگ۔

کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ: یہ بھی ایک خاص درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا۔

اَبْرَارْ: اعلیٰ درجہ کے نیک لوگ۔

اَرَائِکْ: جمع ہے اریکہ کی۔ چھپر کھٹ مسہری۔ نَضْرَةَ: تازگی۔ رَحِیْق: شراب۔ خِتٰمُ: مہر یا آخری مزہ۔ مِسْكٌ: مشک۔ شراب میں نیچے میل ہوتی ہے۔ فرمایا اس کی میل بھی خوشبودار ہے۔ تو اصل حصہ کیسا ہوگا۔

اس طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ نشہ آور شراب نہ ہوگی۔ کیونکہ شراب سڑنے والی چیزوں سے بنتی ہے۔ لیکن یہ خوشبودار ہی ہوگی۔

تَسْنِیْم: بلند کرنے والی۔ مِزَاج: ملونی۔

اَجْرَمُوْا: جنہوں نے خدا تعالیٰ سے تعلق کاٹ لیا۔ یَتَغَامَزُوْنَ: آنکھیں مارتے تھے۔ ثُوِّبَ: بدلہ مل گیا۔

زمانہ کی حالت

ضلالت ہی ضلالت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا
زمیں، افلاک میں، چاروں طرف شیطاں کا ڈیرا تھا
مسلماں تھے گماں کرتے نبی اب آ نہیں سکتا
کوئی مولیٰ سے اپنے نورِ حق کو لا نہیں سکتا
سمجھتے تھے فنا آئی نہیں عیسیٰ ہمارے کو
مسیح ناصریؑ کو یعنی اک اللہ کے پیارے کو
محمد مصطفےٰ کا اس طرح درجہ گھٹاتے تھے
مسیح ناصریؑ کو زندہ کہکر یوں بڑھاتے تھے
غضب یہ تھا کہ آخر میں لگے ایماں بدلنے وہ
کہ راہِ نسخ قرآں پر لگے آخر کو چلنے وہ
یہ حالت دیکھ کر دنیا کی سورج کانپ جاتا تھا
زمیں پر چاند بھی ڈرتے ہوئے چادر بچھاتا تھا
یکایک پھر خدا کی پاک رحمت چارہ گر لائی
مسیحائے زماں آئے یہی ہر سو ندا آئی
یہ خوشخبری سنی ثروت نے بس دل شاد تھا اس کا
غم و رنج و الم سے بسکہ دل آزاد تھا اس کا

(محمودہ ثروت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَحادیث

۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نامحرم عورتوں پر داخل ہونے سے بچو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ دیور کی نسبت آپؐ کا کیا ارشاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہ تو موت ہے۔

۲۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تمام مومنوں میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے۔ جو تمام مومنوں سے بڑھ کر اچھے اخلاق والا ہو۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں۔ جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔

۳۔ ابو دجانہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آپؐ کے صحابہؓ نے دنیا کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ سُن رکھو۔ پھر سُن رکھو۔ کہ سادگی میں زندگی بسر کرنا۔ یہ بھی ایمانداری میں داخل ہے۔

۴۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ کبھی اس کے مال کی خاطر کبھی اس کے خاندان کی وجہ سے۔ کبھی اس کی خوبصورتی کے سبب اور کبھی دینداری کی وجہ سے۔ تجھے اللہ سمجھ دے تو عورت سے اس کی دینداری کو مدنظر رکھتے ہوئے نکاح کیجیو۔

۵۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کسی مجلس میں جائے۔ تو وہاں پہنچ کر سلام کرے۔ اور جب وہاں سے واپس آنے لگے تو بھی سلام کرے۔

۶۔ عقبہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو غیر محرم عورتوں سے خلوت میں کبھی نہ ملا کرو۔ کسی انصاری نے کہا۔ کیا دیور جیٹھ بھی نہ ملیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہ بھی نہیں مل سکتے۔

۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرم ہے۔ اور ہر امر میں نرمی ہی پسند فرماتا ہے اور نرمی والے پر ہی انعام کرتا ہے۔

(ممتاز اختر دینیات کلاس درجہ ثالثہ قادیان)

۸۔ جبیر مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ انسان کیلئے اس کی ہر بھلائی صدقہ ہے۔

۹۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جبتک کہ اپنے پڑوسی اور اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(امۃ الرشید بنت چوہدری فیض احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ایک ورق

ہمارے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ جو سراسر تاریکی اور فساد کا زمانہ تھا۔ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب یکساں طور پر بگڑے ہوئے تھے۔ ظلم و ستم اور استبداد و جور کا غلبہ تھا۔ گھر سے لیکر حکومتوں تک کا نظام خراب ہو چکا تھا۔ تمدنی اور اقتصادی طور پر دنیا ظلمتکدہ بنی ہوئی تھی۔ اس فساد کو دُور کرنے کے لئے اس تاریکی کو نُور سے بدلنے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے آ کر دنیا میں ایسے قوانین کی بنیاد رکھی جو دنیا کے سلامتی اور صلح کا ذریعہ ہیں۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایسے قواعد مرتب فرمائے جو قوموں کے حقوق اور افراد کے حقوق کو کھلے طور پر بیان کرتے ہیں۔ دنیا میں خرابی کا بڑا موجب یہ ہوتا ہے۔ کہ حقوق کا منصفانہ تصفیہ نہیں ہوتا۔ اگر افراد اور قوموں کے درمیان منصفانہ فیصلہ ہو جائے۔ تو لڑائی کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔

دُنیا نام ہے کچھ ملکوں اور قوموں کا۔ اور قومیں افراد سے بنتی ہیں۔ خاندانی زندگی سے لیکر حکومتوں تک کے باہمی تعلقات تک کیلئے اسلام نے ایک روشن شارع مقرر کر دی ہے اسلام نے ماں باپ کے حقوق۔ میاں بیوی کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، بچوں بچیوں کے حقوق، ہمسایوں اور رشتہ داروں کے حقوق۔ حتیٰ کہ مملوکہ جانوروں تک کے حقوق کو تفصیل کیساتھ بیان کر دیا ہے۔ اس منصفانہ بیان کے بعد کوئی وجہ شکایت باقی نہیں رہتی۔ پھر اسلام نے بادشاہوں اور رعایا۔ دشمنوں اور دوستوں کے حقوق۔ ہمسایہ قوموں کے حقوق۔ اور دشمنوں سے صلح اور جنگ کے حالات میں تعلقات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور انسانی زندگی کے ہر حصّہ کے لئے روشن ہدایات دے دی ہیں۔ اور کسی قسم کا کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں چھوڑا۔ علاوہ ازیں اسلام نے بندے کو خدا کے قریب کر کے اس کے دل کے لئے وہ اطمینان اور روشنی بخشی ہے جس کے بعد کسی فساد اور خرابی کا کوئی اندیشہ نہیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کی قدرتوں پر یقین انسان کو بہت بڑے مصائب سے نجات دلا دیتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان کا دل امن میں نہ ہو۔ اس کا نفس مطمئن نہ ہو۔ اس کے لئے دنیا میں کوئی امن کی جگہ نہیں ہوتی خواہ وہ اعلیٰ درجہ کے محلات میں بستا ہو۔ اور عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتا ہو۔

پس اسلام نے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان کے درمیان ہر رنگ کا امن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم کر دیا ہے۔ بدی و شرارت کے سب دروازوں کو بند کر کے صلح و آشتی کی رُو چلادی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا میں مختلف مذاہب موجود تھے اور آج بھی ہیں۔ وہ تمام مذاہب کسی نہ کسی پیغمبر یا رشی یا ریفارمر کی طرف منسوب ہیں۔ اور ان مذاہب کے ماننے والے اپنے رشیوں اور نبیوں کی عزت پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں اور بہت دفعہ مختلف مذاہب کے لوگ اسی بناء پر ایک دُوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ حتّٰی کہ لا مذہب اور دہریہ لوگ یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ سارا فساد مذہب کی وجہ سے ہی ہے۔ اور مذہب ہی قوموں اور افراد میں لڑائی پیدا کرتا ہے۔

یہودی اپنے عقیدہ کی رُو سے یہ مانتے ہیں کہ بنی اسرائیل خدا کی برگزیدہ قوم ہیں۔ اور ساری قوموں سے زیادہ اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ سارے نبی اور پیغمبر انہی میں سے ہوئے۔ اور انہی میں سے ہو سکتے تھے۔ اور کسی قوم میں خدا کا نبی مبعوث نہیں ہؤا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اسی عقیدہ کی بناء پر وہ ہندوؤں کے تمام رشیوں کو جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بُدھ۔ کنفیوشس۔ زرتشت اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مفتری مانتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہود کی ذہنیت قوموں کی صلح کے درمیان بہت بڑی روک ہے۔

ہندوؤں کا یہ خیال ہے۔ کہ برہمن ہی خدا کی برگزیدہ قوم ہے۔ اور ہندوستان کا ملک ہی ایشور کو ہمیشہ سے پسند چلا آیا ہے۔ چنانچہ ایشور نے جتنے رشی منی بھیجے ہیں وہ سب یہاں ہی ہوئے۔ باقی سارے ملک اور ساری قومیں خدا کے فیضان سے محروم ہیں۔ یہ عقیدہ بھی یہودیوں کے عقیدہ کی طرح دُنیا کی قوموں اور مذاہب میں سخت جنگ پیدا کرنے والا ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ بھی یہودیوں کے عقیدہ کے بالکل مشابہ ہے۔ بلکہ وہ تو یہانتک کہتے ہیں۔ کہ نہ صرف انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہی ہو سکتے تھے۔ بلکہ خُدا کا بیٹا بھی اسرائیلی تھا اور اسرائیلی گھرانے کے علاوہ خدا کا فضل کسی پر نازل نہیں ہؤا۔ یہی حال باقی مذاہب اور اقوام کا ہے۔ وہ سب اپنے اپنے نبی کو مانتے ہیں مگر دوسرے ملکوں اور دوسری قوموں کے انبیاء کا سراسر انکار کرتے ہیں۔ صرف حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی یہ صلح کل عقیدہ دُنیا میں پیش فرمایا۔ کہ جس طرح خدا ربّ العالمین ہے سب جہانوں کا پالنے والا اور اُن کا رازق۔ اسی طرح رُوحانی طور پر بھی سب جہانوں کا واقعی رب ہے اور اس نے جس طرح مختلف قوموں اور مذاہب کے لوگوں کے جسموں کی حفاظت کے لئے سامان کئے ہیں۔ اسی طرح اس نے ان کی ارواح کی زندگی اور بقاء کے لئے بھی رُوحانی غذا مہیّا فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے ہر قوم اور ہر ملک میں اپنے نبی بھیجے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ان اعبدو اللّٰہ و اجتنبوا الطاغوت۔ کہ ہم نے ہر قوم میں اپنے رسول بھیجے ہیں۔ تاکہ وہ لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف توجہ دلائیں۔ اور جھوٹے معبودوں سے علیحدہ رکھیں۔

اسلام کے اس عقیدہ کی رُو سے ہر مسلمان یہ مانتا ہے۔ کہ ابتدائے عالم سے ساری قوموں میں خدا کے نبی آتے ہیں۔ خواہ ہمیں اُنکے نام معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہر قوم کے پیشوا کی عزت و تکریم کریں۔ چنانچہ ہم لوگ حضرت بدھ کو خدا کا پیغمبر۔ حضرت زرتشت اور کنفیوشس کو خدا کا نبی حضرت رام اور حضرت کرشن کو خدا کا رشی اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم اور حضرت مسیح کو خدا کے برگزیدہ انبیاء مانتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ سب معصوم اور پاک تھے اور ان تمام انبیاء کی عزت کا قیام ہمارا اولین مقصد ہے۔

اب غور فرمائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امن عالم کیلئے کس قدر زبردست بنیاد قائم کی ہے۔ اور آجتک تجربہ بھی صاف بتا رہا ہے کہ جب تک اہل مذاہب اس عقیدہ کو اختیار نہیں کرینگے۔ ان میں باہمی صلح و محبت قائم نہیں ہو سکتی۔

(امۃ اللہ دینیات کلاس درجہ اولیٰ)

تبلیغِ احمدیّت کے ذرائع

جہاں مَردوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کی بزرگی کو دُنیا میں قائم کرنے اور اس کی اشاعت کا ایک دائرہ عمل ہے۔ وہاں تبلیغ اسلام کے لئے عورتوں کا بھی ایک دائرہ عمل ہے۔ اور جس طرح مَردوں پر تبلیغ حق فرض ہے۔ اس طرح عورتوں پر بھی اپنے دائرۂ عمل میں تبلیغ حق فرض ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مَردوں کو قرآن مجید کا حامل قرار دیا ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی قرآن مجید کا حامل قرار دیا ہے۔ جس طرح مَردوں کو اخروی زندگی اور اس کی نعمتوں کے حصول کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی ان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر ہر کام کی کامیابی اور تکمیل کے لئے کچھ ذرائع اور اسباب بھی ہوتے ہیں۔ جب تک ان کو استعمال نہ کیا جائے۔ تب تک انسان دُنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تبلیغ اسلام کیلئے بعض ذرائع ہیں۔ جن میں سے میں صرف تین کو بیان کرتی ہوں۔ کہ جن پر چل کر ہم تبلیغ حق کا فرض ادا کر سکتی ہیں۔

پہلی بات جو ہمارے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پاک جو خدا تعالیٰ کا منشاء معلوم کرنیکا آئینہ ہے۔ اس کو پورے طور پر سمجھیں۔ جب تک ہم قرآن مجید کی تعلیم کا پورے طور پر مطالعہ نہ کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت تک ہم اپنوں اور بیگانوں پر دلائل کے رنگ میں پوری طرح حجت قائم نہیں کر سکتیں۔ ہمارے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو جاننا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم اس اعلیٰ تعلیم کی برتری اور بزرگی مخالفوں پر ظاہر کر سکیں۔ اور جو دشمن اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا جواب دے سکیں۔ علاوہ ازیں ہم اپنی اندرونی اصلاح بھی تبھی کر سکتی ہیں جب ہم قرآن مجید کی خوبیوں کو جانتی ہوں۔ پس تبلیغ کے لئے جو پہلی بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کے دلائل کو سمجھیں اور مخالفوں کے سامنے انہیں بیان کریں۔

دُوسرا طریق تبلیغ کا یہ ہے کہ ہم عملی رنگ میں قرآن کریم کی تعلیم کا دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوں۔ چونکہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ہر عیب سے پاک ہے۔ اور ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ قرآن مجید جہاں اپنے اندر زبردست عقلی اور نقلی دلائل رکھتا ہے وہاں اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان کے اندر اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اور رُوحانی قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کا مبلغ کے اندر پیدا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں مُیں مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہتی ہوں۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے اِنسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ اِس لئے دُوسرا پہلو جو ہماری تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہم صحیح نمونہ جو قرآن مجید کا ہے۔ دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم دُنیا میں عظیم الشان تبدیلی اپنے نمونہ سے پیدا کر سکینگی۔ کیونکہ انسان نمونہ کا بہت محتاج ہے۔ انسان کی زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ ہر پہلو میں انسانی طاقتوں کی تکمیل کے لئے خدا کا کلام ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مثلاً اہلی، تمدنی معاشرتی، ملکی، قومی اور اخلاقی زندگی میں غرض قرآن کریم ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم خود بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ جس طرح قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ اور دُوسروں کو بھی قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں لانے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں۔ تو یہ اعلیٰ درجہ کی تبلیغ ہو گی۔ اور اس ٹھوس تبلیغ کے ذریعے ہم ہر قسم کی بدعات، شرک، کفر اور تمام قسم کے ذاتی تنازعات کو آسانی سے مٹا سکتی ہیں۔ اور اگر ہم اپنے دائرۂ عمل میں قرآن کریم کی تعلیم کا صحیح نمونہ اختیار کریں۔ تو یقیناً ہم اپنے خاندان اور گرد و پیش کے لوگوں میں وہ سچی تبدیلی پیدا کر سکتی ہیں جس سے عظیم الشان قومی اور اسلامی خدمت ہو سکتی ہے۔ غرض اگر ہمارا ہر پہلو قرآن پاک کی رُوشنی میں ہو۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی مؤثر طریق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کا نہیں ہے۔

تیسرا طریق جو ہماری تبلیغ کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ وہ علم طب ہے۔ ہم کو ضرور کسی حد تک طب سیکھنی چاہیئے۔ جس سے ہم مخلوقِ خدا کی اپنے دائرۂ عمل میں رہ کر بخوبی خدمت کر سکیں۔ اور اُن کی سچی خدمت کر کے اُنہیں اپنی طرف کھینچیں۔ پس تبلیغ کے تین طریق ہیں۔ اوّل دلائل حقّہ کا سیکھنا۔ دوم۔ اسلامی تعلیم کا دُوسروں کے لئے صحیح نمونہ بننا۔ اور تیسرا اپنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کرنا۔ اگر ہم ان تینوں طریقوں کو اختیار کر لیں۔ تو ہم بہت جلد دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر سکتی ہیں +

(امۃ اللطیف دینیات کلاس درجہ اُولیٰ)

زِندگی کے تین دَور

انسانی زندگی پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے اِس کے تین حصّے کر دیئے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ انسان کو حیات سے وفات تک تین مختلف حصوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور وہ مشہور عام فہم دَور زندگی کے یہ ہیں۔ اوّل۔ بچپن۔ دوم۔ جوانی۔ سوم۔ بڑھاپا۔

جب ہم زندگی کے ان تینوں حصوں کے کاموں پر غور کرتے ہیں تو ہم پر یہ انکشاف ہوتا ہے کہ ان تینوں حصّوں کے کاموں کی ذمّہ واری بھی مختلف ہے۔ بچپن میں تعلیم و تربیت والدین کے ذمّہ ہوتی ہے۔ جوانی میں شادی بیاہ ہوتا اور اہلی زندگی میں انسان اپنا قدم رکھتا ہے۔ اور دَور سوم نتیجہ ہوتا ہے دَور اوّل و ثانی کا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ "جو بوؤ گے وہی کاٹو گے"۔ انسان اگر کھیت میں جوار کا بیج ڈالیگا۔ تو وہ جوار ہی کاٹے گا۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ ڈالے جوار اور کاٹے گندم۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ سخت غلطی پر ہوگا۔ جو انسان کسی کی خدمت کرتا ہے وُہی آخر خدمت کروانا بھی ہے۔ اگر انسان نے اپنی زندگی کے ابتدائی ۲ دو حصوں میں عمدہ اور اعلیٰ کام کئے ہوں گے اور اُس نے مخلوق خُدا کی خدمت کی ہوگی۔ تو وہ زندگی کے تیسرے دَور میں چَین سے زندگی بسر کرے گا۔ ورنہ قانون قدرت کے ہاتھوں مجبور ہوگا۔ کہ نقصان اُٹھائے۔ اس مختصر بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتی ہیں کہ قدرت نے انسانی زندگی کے تین حصّے کر دیئے ہیں۔ نیز یہ کہ ان الگ الگ کاموں کی ذمّہ واری بھی الگ الگ افراد پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ان تمام ذمّہ واریوں کو بیان کیا جائے۔ تو بہت بڑا مضمون بنجائے لہذا میں مستورات سے تعلّق رکھنے والی بعض ذمہ واریوں کے بیان پر ہی اکتفاء کرتی ہوں۔

ان اہم ذمّہ واریوں میں سے سب سے بڑی ذمّہ واری مستورات پر عائد ہوتی ہے۔ اگر بنظر تحقیق دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ عورت کے وجود سے ہی قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ اور وہی آئندہ نسلوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استاد ہوتی ہے۔ بعض نادان اور کم فہم لوگ کہتے ہیں۔ کہ عورتیں تو ناقصات العقل ہوتی ہیں۔ پھر یہ قوم کی اُستاد کس طرح بن سکتی ہیں۔ اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے ہمارے سامنے گذشتہ زمانہ کے حالات و واقعات اور تاریخی مثالیں ہیں۔ جو اس امر کی شاہد ہیں۔ کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح کام کرتی چلی آئی ہیں۔ اگر مردوں میں بہادر نامور اشخاص ہوئے ہیں تو عورتوں میں بھی خولہ جیسی بہادر عورت ناموری حاصل کر چکی ہے اور اگر اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما جیسی پاک ہستیوں۔ نیز رابعہ بصری جیسی زاہدہ اور عالمہ عورتوں کا نام مردوں کے پہلو بہ پہلو سنہری حروف میں کندہ ہے طبقۂ نسواں نے نہ صرف ملکوں کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھوں میں لے کر نہایت ہی خوش اسلوبی سے بادشاہت کے اہم فرائض کو سرانجام دیا۔ بلکہ حالات اور ضرورت کے وقت جنگیں بھی کی ہیں۔ نیز اسلامی اور دینی تغیرات کے پیدا کرنے میں مستورات نے مردوں کا عظیم الشان ساتھ دیا۔ الغرض یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مستورات مردوں سے کم نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو فضول پیدا نہیں کیا۔ یہ اور بات ہے۔ کہ عورتیں اپنی ذمہ واریوں کو کوتاہی یا غفلت سے نہ سمجھیں۔ یا سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ مثل مشہور ہے۔ کہ بچے ماں باپ کا رنگ پاتے ہیں۔ اور اس میں ماں کی تربیت کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ باپ کو گھر سے اکثر باہر رہنا پڑتا ہے۔ اور ماں کو گھر سے باہر جانے کا موقعہ بہت کم ملتا ہے لہذا یہ ذمہ واری ماں ہی بصورت احسن ادا کر سکتی ہے۔ چنانچہ آج جو معصوم بچے ہیں یہی کل کو عاقل و بالغ ہو کر اعلیٰ اور بہترین تربیت کا اثر لے کر باپ بنیں گے۔ اسی طرح آج جو بچیاں ہیں۔ وہ کل کو بہترین تربیت کا اثر لے کر ماں کہلائیں گی۔ پس عورتیں اگر چاہیں تو اپنے بچوں کی تربیت نہایت عمدگی سے کر سکتی ہیں۔ اور یہ ایک واضح امر ہے کہ بچپن کے زمانہ میں ہی عمدہ تربیت ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو۔ ایک درخت ہے اور اس میں ایک چھوٹی سی ایسی شاخ بھی ہے۔ جو ایک دو یوم سے ہی پھوٹی ہے۔ اس وقت اگر ہم چاہیں تو اس شاخ کو بغیر کسی تکلیف کے جس طرح چاہیں بآسانی موڑ سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ کونپل بڑی ہو گئی تو ہم موڑ نہیں سکیں گے۔

پیاری بہنو! بعینہٖ اسی طرح بچہ کی حالت ہے وہ عدم سے وجود میں آتا ہے۔ اُسے کیا علم ہوتا ہے کہ اس دُنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور کیا ہوگا۔ وہ بچہ بالکل معصومیت کا پُتلا ہوتا ہے۔ اُسے کچھ علم نہیں ہوتا۔ میں کون ہوں اور کہاں ہوں۔ اس وقت بچے کو جس طرح چاہو پاکیزہ و صحیح راستہ پر چلا سکتی ہو۔ الغرض بچوں کی شروع سے ہی اعلیٰ اور بہترین تربیت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اگر والدین اپنے بچوں کی پوری پوری نگہداشت کریں۔ اُن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمورِ خانہ داری اور سلیقہ شعاری، اخلاقی اور معاشرتی اور مذہبی تمدنی اُمور میں اچھی طرح ماہر کر دیں اور۔ اُن کو اچھی تعلیم دلوائیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے والدین کا درجہ سمجھتے ہوئے اُن کو ہر طرح کا آرام پہنچائیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ والدین نے بچّوں کی تربیت کے متعلق غفلت اور کوتاہی سے کام لیا۔ ان کو کسی قسم کی تعلیم و معاشرت سے آگاہ نہ کیا۔ تو وہ کسی صورت میں بھی والدین کو فائدہ نہ پہنچائیں گے کیونکہ ان کو اپنے والدین کے درجات کا علم ہی نہ ہوگا۔ پیاری بہنو! تم اپنی حالت پر خود غور کرو۔ اور اپنے تمام نقائص کو دُور کرنے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ زمانہ سلف کی خواتین کے کارنامے اپنی نظر کے سامنے رکھو۔ کہ وہ کس طرح دُنیا میں ناموری حاصل کر چکی ہیں۔ اور کس طرح اسلام کے پھیلانے میں حصہ لے چکی ہیں۔ یاد رکھو۔ جب تک ہم میں وُہی قوتِ ایمان پیدا نہ ہوگی جو اسلاف میں تھی ہم کبھی بھی بامِ ترقّی کو نہ پہنچیں گی۔

افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کی تعلیم کے متعلق بھی بہت غفلت اور کوتاہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ گو تعلیم پر بہت سا روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب ہر شخص اس بات کو محسوس کر رہا ہے کہ موجودہ زمانہ کی تعلیم بجائے نفع کے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے۔ عورتوں کی تعلیم کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے دماغ میں ایک قسم کی تازگی پیدا ہو۔ وہ نیک اور بد میں تمیز کر سکیں اپنے فرائض کی اہمیت کا اندازہ لگا سکیں۔ اُمورِ خانہ داری کے لئے ایک اچھی منتظم۔ بچوں کیلئے ایک بہترین اُستانی اور آئندہ نسلوں۔ بلکہ قوم اور ملک کے لئے مفید اور کار آمد وجود ثابت ہوں لیکن موجودہ زمانہ کی تعلیم اس کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرتی نظام میں مغربیت کا زہر سرایت کر گیا ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی تعلیم یافتہ لڑکیاں گھروں کو سرائے یا ہوسٹل سے زیادہ وقعت نہیں دیتیں ان کو خانہ داری کی زندگی میں کوئی دلچسپی محسوس نہیں ہوتی۔ وہ اس بات کا بھول کر بھی خیال نہیں کرتیں۔ کہ ان کو بھی خانگی کاموں میں اپنے اوقات بسر کرنے چاہئیں۔ آجکل یہ بات عمومیت کا درجہ رکھتی ہے۔ گو ایک حصہ ایسا بھی ہے جو ان باتوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ایک پروفیسر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مَیں نے عورتوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق بہت کچھ چھان بین کی۔ لیکن مَیں سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے ہندوستان کی خاص کر مُسلمان عورتوں کی حالت دیکھکر بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت بالکل ناقص ہے۔ اسی طرح آئے دن اخبارات میں موجودہ تعلیم کی خرابیوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ میرا مقصد تعلیم کے خلاف نہیں۔ بلکہ مَیں یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ وہ تعلیم دلوائی جائے۔ جو خدا اور اُس کے رسولؐ کا فدائی بنانے والی ہو۔ لڑکیوں کے دلوں میں مذہب کی رُوح پیدا کی جائے۔ ہستی

باریتعالیٰ کا قائل کیا جائے۔ تہذیب و تمدن اور معاشرت کا سبق سکھایا جائے۔ نیز قربانی کی اعلیٰ سے اعلیٰ رُوح پیدا کی جائے۔

غرض جماعت احمدیہ کی خواتین کو تربیت کے متعلق اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی اولادوں کو احمدیت اور اسلام کا ستون بنائیں اور ان میں ایسی رُوح عمل بھر دیں کہ بڑی سے بڑی قربانی بھی وہ ذوق و شوق کے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تاکہ احمدیت کی اشاعت ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔

(خاکسار اقبال خانم۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

میں کب ہنستی اور کب روتی ہوں؟

ابتدائے آفرینش سے انسانی طبیعت کا یہ خاصہ رہا ہے کہ کبھی اس کو رنج و غم سے واسطہ پڑتا ہے تو کبھی خوشی و مسرت سے۔ اگر کبھی مصیبت و تکلیف کی خوفناک گھٹائیں اسپر ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔ تو راحت و آسائی بھی اس کے بعد چہرے سے نقاب الٹ دیتی ہے۔ اگر کبھی یاس و حسرت تاریکی کو سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔ تو اُمید و رجا راستے پر روشنی بھی ڈالتی ہے۔ اسی طرح جب انسان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ تو اس کی زندگی میں ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ بے اختیار ہو کر کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہے۔ میری گھریلو زندگی بھی اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر اسی طرح گذر رہی ہے۔ جب مَیں دیکھتی ہوں کہ جرمن کا ہٹلر کمزور قوموں کو ہڑپ کرنے کیلئے دنیا کو اپنے اسلحہ کی جھنکار سے مرعوب کرنا چاہتا ہے۔ اور مسولینی اٹلی سے اپنے خوفناک بموں کی آواز سے دُوسری قوموں کو مقابلے کیلئے چیلنج کرتا ہے۔ اور انگلستان کا وزیر جنگ اپنے بچاؤ کے لئے بحری بیڑوں اور ہوائی جہازوں کو حرکت میں لاتا ہے تو میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ باوجود اتنے مدبّر اور اعلیٰ دماغ ہونے کے دُنیا کی تباہی کے لئے کِس قدر مہلک سامان تیار کئے بیٹھے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں جب مَیں زمانۂ اسلاف کی تاریخ کے ورق الٹتی ہوں اور مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحرائے عرب میں سے ایک اَن پڑھ شخص۔ بے یار و مددگار صرف ایک ذات پر بھروسہ رکھتے ہُوئے تمام دنیا کو مقابلے کی دعوت دیتا ہے۔ چند بھُوکے اور نیم برہنہ اس کی صداقت دیکھکر اس کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ ہتھیار ان کے پاس نہیں۔ مال و زر سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔ یہ فاقہ مست پیٹ پر پتھر باندھ کر اپنے مقابل آنے والوں کو شکست فاش دیتے ہُوئے محض اللہ تعالیٰ کی مدد سے تمام دنیا پر چھا جاتے ہیں تو اس وقت میں انتہائی خوش ہوتی ہوں۔

جب میں دیکھتی ہوں کہ فی زمانہ احمدیت کے دشمن طرح طرح کے جھوٹے الزام لگا کر انصاف پسند لوگوں کی نظروں میں ہمیں ذلیل کرنے کی کوشش کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کرتے ہیں۔ تو میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ ہائے یہ لوگ سچائی سے کتنے دُور ہیں۔ اور محض نفس پروری کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اور جب مَیں دیکھتی ہوں کہ ہمارا پاک امام ان کی دشمنی اور مخالفانہ پروپیگنڈے کی پرواہ نہ کرتے ہُوئے صبر سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جاتا ہے۔ اور منبر پر چڑھ کر کہتا ہے۔ کہ ”مَیں ان مخالفوں کے قدموں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھتا ہوں“۔ تو اس کے چند دن بعد ہمیں خدا کی قدرت کا تماشہ نظر آجاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نہایت ذلیل اور رسوا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت مَیں بے اختیار ہنس پڑتی ہوں اور اپنے ایمان میں زیادہ تقویت پاتی ہوں۔

جب مَیں سنتی ہوں کہ سامعین کا ایک بہت بڑا مجمع ہے۔ اتنے میں ایک دراز ریش شخص لمبا چوغہ پہنے ہاتھ میں عصا لئے اُٹھتا ہے۔ لوگوں کو اپنی طرف مخاطب کر کے جھوٹے دعوے کرتا ہے کہ ”احمدیت چند روزہ ہے۔ ہم اس جماعت کو کچل دینگے۔ ہم نے یہ کر دیا ہے اور وہ کر دینگے“۔ باتوں کے ہوائی قلعے تعمیر کرتا ہے۔ اور غلط باتوں سے ان کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ آخر میں اپنے مقصد کی فراہمی کے لئے چندے کی درخواست کرتا ہے۔ ایک تھالی مجمع میں جاتی ہے۔ چاروں طرف پھر کر جب وہ واپس آتی ہے۔ تو اس میں صرف چند پیسے ہوتے ہیں اور سٹیج پر آتے ہوئے وہ بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ تو میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کتنی دُور ہیں اور اسلام جیسے پیارے مذہب کو بدنام کرتے ہیں۔ لیکن جب مَیں موازنہ کرتی ہوں۔ کہ ہمارا امام ایک چھوٹی سی بستی سے ایک آواز بلند کرتا ہے کہ ”ہماری جماعت کو مذہبی اُمور کیلئے روپے کی ضرورت ہے“۔ تو لوگ اُس کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے دوڑتے ہیں۔ عورتیں اپنے زیور اُتار کر پیش کر دیتی ہیں۔ مرد اپنا تمام اثاثہ لے کر اُس کے حضور میں حاضر ہو جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں روپیہ جمع ہو جاتا ہے۔ اُسوقت مَیں بے انتہا خوش ہوتی ہوں۔ کہ ہماری جماعت قربانی میں کتنی بیش از بیش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بن رہی ہے۔ جب مَیں دیکھتی ہوں کہ غیر احمدی اپنے جلسوں میں کھڑے ہو کر بھانڈوں کیطرح نقلیں اتارتے ہیں۔ اپنی حرکتوں اور باتوں سے لوگوں کو خوش کرتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم پس پُشت ڈال کر مَن گھڑت واقعات سُنا سُنا کر لوگوں کو محظوظ کرنا چاہتے ہیں۔ اُس وقت میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور مَیں ڈر جاتی ہوں کہ اے خُدا ان کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجام کیا ہوگا۔ اور جب میں مقابلہ کرتی ہوں کہ ہمارا امام ہزاروں کے مجمع میں کھڑا ہو کر مقدس کتاب ہاتھ میں لے کر علوم کے بے بہا خزانے بکھیر رہا ہوتا ہے اور لوگ خوشی و مسرت سے اس کے ہونٹوں سے گرے ہوئے موتیوں کو اپنے دامنوں میں اکٹھا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہوتے ہیں تو اس وقت میں بہت خوش ہوتی ہوں۔ میرے دل سے بے اختیار دُعا نکلتی ہے کہ اے خدا ہمارے امام کو ہمیشہ سلامت رکھ۔

(نعیمہ یاسمین از قادیان)

آفتابِ خلافت کی ضیاپاشیاں

اے مطلع قادیان سے طلوع کرنے والے آفتاب تیری عجیب شان ہے۔ کہ صحفِ مقدسہ اور کتب اولیاء کرام میں تیری آمد کا بیان ہے۔ تو اس "جری اللہ فی حلل الانبیاء" کا لختِ جگر ہے۔ جسپر سرورِ دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھیجا۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے بطور امام بھیجا۔ اے موعود خلیفہ! قادیان تیرا وطن ہے۔ اور اے بلبلِ گلستانِ احمدیہ یہی تیرا چمن ہے۔ تیری تقریر میں زبردست تاثیر ہے۔ تیری تحریر دلوں کو کھینچنے والی زنجیر ہے جب کبھی مسجد مبارک میں تیرا دربار ہوتا ہے۔ اور تُو اس میں جلوہ افروز ہو کر زبانِ گوہر بیان سے دُربار ہوتا ہے۔ تو اے شمعِ ہدایت، لوگ تجھ پر پروانوں کی طرح گرتے ہیں۔

اے ساقیٔ شرابِ معرفت تشنگانِ حبِّ الٰہی تجھ پر دیوانوں کی طرح گرتے ہیں۔ تجھے دیکھ کر ان کے دلوں میں نور بھر جاتا ہے۔ تیری باتیں سُن کر ان کے دلوں میں سرور بھر جاتا ہے۔ تیری صورت کیا ہے۔ گویا ماہتاب ہے۔ نہیں نہیں۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ بلکہ سراسر آفتاب ہے۔ اے آسمانِ علم کے آفتابِ عالمتاب تیرا علم دریائے ناپیدا کنار ہے۔ اور اے شناورِ دریائے دقائقِ معرفت، تیری بصیرت و فرزانگی کا تیرے مخالفوں کو بھی اقرار ہے۔ تیری ہیبت اور دبدبہ سے تیرے دشمنوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔ اور تیرے ڈر اور خوف کے باعث ان کا کلیجہ شق ہو جاتا ہے۔ تُو نے اکنافِ عالم میں اسلام کا بول بالا کر دیا۔ اور اعدائے دینِ متین کے مونہوں کو کالا کر دیا۔ تمام معمورہ عالم میں دینِ قویم کا ڈنکا بجا دیا۔ اور دُنیا کے ہر مقام پر احمدیت کا پرچم لہرا دیا۔ تیرا خدا تیری طرف سے آپ جنگ کرتا ہے۔ اس طور پر کہ تمام دنیا کو انگشت بدنداں اور دنگ کرتا ہے۔ اے یوسفِ مصرِ خلافت خوف تجھ سے خود خوف کھاتا ہے۔ اور تیرا سمیع و بصیر خدا محبوبِ امن کو ہمیشہ تیرے قدموں میں لا بٹھاتا ہے۔ تیرے رعب کے مارے تیرے دشمن کا زہرہ آب رہتا ہے۔ اور غم و مصیبت کے بادل چھائے رہنے کے باعث اس کا خانہ خراب رہتا ہے۔ کامیابی و کامرانی ہمیشہ تیرے قدم چومتی ہے کیونکہ نصرتِ الٰہی ہمیشہ تیرے گرد گھومتی ہے۔

اے کشتیٔ اُمت کے ناخدا مجھے بھی اپنے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوار کرلے۔ تاکہ یہ گناہ گار بندہ اپنا بیڑا پار کرلے۔

اے خضرِ ہدایت! تُو ہی میری رہنمائی کر۔ مَیں چند در چند مشکلات میں گرفتار ہوں۔ میری مشکل کشائی کر۔

اے اقلیمِ انصاف کے بادشاہ! بعض منافق تیرے منہ آتے رہتے ہیں۔ لیکن قہرِ خداوندی کے زبردست تھپڑ ہمیشہ کھاتے رہتے ہیں۔ انبیاء علیہم السّلام کی مقدس جماعتوں میں چند ایک منافق ہوتے ہی آئے ہیں۔ اور ان کی قائم کردہ اُمتوں میں فرشتہ صفت لوگوں کے پہلو بہ پہلو فاسق ہوتے ہی آئے ہیں۔ چونکہ وہ اپنی گندی طبیعت سے مجبور ہیں۔ اس لئے وہ اس نیش زنی میں معذور ہیں۔ ان کے قصور تیری طرف سے تو معاف ہی ہیں۔ کیونکہ تیرا سینہ اور دِل تو ان کی طرف سے صاف ہی ہیں۔

اے میرے آقا! بیشک تیرا اسمِ مبارک محمُود ہے۔ اور تیرا بہت بلند وارفع مقصُود ہے۔ مگر ہمیں بھی اپنے ساتھ ساتھ لیتا چل۔ اور ہم ضعیفوں کو اپنی قوتِ قدسیہ کا سہارا دیتا چل۔

اے امیر المومنین! تجھ پر خدا تعالیٰ کی لاکھ لاکھ رحمتوں کا نزول ہو۔ اور بارگاہِ ربّ العزّت سے میری یہ دُعا قبول ہو۔ جہاں مَیں حضور کے لئے یہ دُعا کرتا ہوں۔ وہاں حضور سے بھی اپنے لئے دُعا کی التجا کرتا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ مَیں آپ کے در سے خالی نہ جاؤں گا بلکہ آپ کی طرف سے دُعائے مستجاب کا گلدستۂ معطر اپنے ہاتھ میں لاؤں گا۔

اَب مَیں تیری شان اقدس کے اظہار کیلئے چند اشعار منظوم کرتا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ یہ جذبات تیرے دربارِ مقدس سے خلعتِ قبولیت حاصل کرینگے اور قطرۂ ناچیز کو بحرِ ذخار سے واصل کریں گے:۔

"اَے وہ کہ تجھ سے ہیں مہ و انجم فروغ گیر
اَے وہ کہ تُو نے ہم کو خدا سے ملا دیا
ہیں پُوچھتے یہ لوگ ہمیں تجھ سے کیا ملا
حبِّ خُدا کا تُو نے ہے شربت پلا دیا
پستی میں گر پڑے تھے ہم۔ اتنے ضعیف تھے
تُو نے اُٹھا کے ہم کو فلک پر بٹھا دیا
تُو نے ہمیں فلک پہ بٹھایا یہ ٹھیک ہے
لیکن ذرا بتا تو سہی! ہم نے کیا دیا
شیرِ خدا۔ عجب ہے تری شان کیا کہوں
اِک ہی گرج سے تُو نے دلوں کو ہلا دیا
تُو نے ہی آج عالمِ امکاں میں ہر طرف
اِسلام کی سچائی کا ڈنکا بجا دیا
جو لوگ دیں کی بات کو سُنتے نہ تھے کبھی
پیغامِ حق ہے ان کو بھی تُو نے سُنا دیا
"پروانے کو چراغ ہے بُلبل کو پھول بس"
میرے لئے ہے تُو ہی اے ابن الرسول بس

(خاکسار عطاء الرحمٰن طالب معلم نصرت گرلز سکول قادیان)

شرک کی بنیاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا "شرک عورت سے شروع ہوا ہے۔ اور عورت سے اسکی بنیاد پڑی ہے۔ یعنی حوّا سے جس نے خدا تعالیٰ کا حکم چھوڑ کر شیطان کا حکم مانا۔ اور شرک عظیم یعنی عیسائی مذہب کی حامی بھی عورتیں ہی ہیں۔"

(الحکم ۱۰/ مئی ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بارہ سالہ "بچے" کی پکار

جگاتا ہے مجھے اہلِ چمن کو خوابِ دوشیں سے
مرے نالوں میں تلخی آج پہلے سے سوا کر دے

اے دنیا کی فضا میں امن سے زندگی بسر کرنے والو۔ اے راتوں کو بسترِ راحت پر میٹھی نیند سونے والو۔ اے غریبوں اور بیکسوں کی مدد کا دعوے کرنیوالو۔ میری ایک عاجزانہ گذارش تو سُن لو۔ گردشِ زمانہ نے میری حالت کیا سے کیا بنا دی۔ آہ! اسوقت میں ایک کمزور بچہ ہوں۔ اور آج سے پہلے میں ناز پرور تھا۔ ہر ایک مجھ سے محبت کرتا تھا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی پیار کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ میرا ہر دن عید اور ہر رات شب برات کی طرح تھی۔ تمام دنیا کا چین مجھے نصیب تھا۔ اس وقت مجھے بھول کر بھی یہ خیال نہیں آتا تھا۔ کہ کسی دن فلک کج رفتار میری اس حالت کو بدل دے گا۔ میرا بچپن نہایت آرام سے گذرا۔ اس آرام دہ زندگی کو دیکھکر میں یہ خیال کرتا تھا۔ کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ شاندار زمانہ آئیگا۔ لیکن وائے افسوس ان بے رحم لوگوں پر جنہوں نے میری طرف سے توجہ ہٹالی۔ میں آج بارہ سال کا ہو گیا ہوں۔ بارہ سال کی عمر میں جوانی کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ طاقت بڑھنی شروع ہوتی ہے۔ لیکن آہ! میں ان سب باتوں سے محروم ہوں۔ میرے قویٰ میں مضبوطی نام کو نہیں۔ قوت و طاقت کا نام و نشان نہیں۔ اے میری پرورش کرنے والو۔ کیا اسی کو پرورش کرنا کہتے ہیں۔ آپ لوگوں نے کیوں میری پرورش کو نظر انداز کر دیا۔ کیا اب میں اس لائق نہیں کیا مجھے زندہ رہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ دنیا جسکی فضا میں تم مزے لُوٹتے ہو۔ کیا اس میں مجھے راحت و آرام کی ضرورت نہیں۔ آہ! جس وقت میں اپنے ہمجنسوں کو خوبصورت، تندرست اور توانا دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل خون ہو جاتا ہے۔ اور اپنے پرورش کرنے والوں پر بہت افسوس آتا ہے۔ کہ ان کے پرورش کرنے والے کس عمدگی سے اپنا اپنا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن میرے مُربّی کیسے سُست ہیں کہ انہیں بھُول کر بھی میرا خیال نہیں آتا۔ ہاں اے خوابِ غفلت کی نیند سونے والو۔ سنو یہی دن تو میرے نشو و نما پانے کے ہیں۔ یہی دن میری جوانی کی ابتدا کے ہیں۔ غور کرو اور دل میں سوچو کہ کبھی میری حالت کیا تھی؟ اور اب آپ کی بے پروا ہی سے کیا ہو گئی ہے۔

اُف! میرے چاہنے والوں نے مجھے دھوکہ دیا۔ زمانہ نے مجھے فریب دیا۔ دوستی کا دم بھرنے والے مُنہ موڑ کر چلدیئے۔ جب تک وہ مجھ سے فائدہ اُٹھا سکتے تھے اُٹھاتے رہے۔ لیکن جب میں نحیف کمزور اور نادار ہو گیا۔ جب میری مدد کا وقت آیا اور مجھے فائدہ پہنچانے کا زمانہ آیا۔ تو وہ مجھے چھوڑ کر نہ معلوم کس سمت کی طرف بھاگ گئے۔ میں غم سے پاگلوں کی مانند ہو گیا۔ مجھ میں کھڑا ہونے کی بالکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکت نہ رہی اور میں اوندھے منہ جا پڑا۔ میں زمین پر گرا ہوا۔ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی میری مدد کرے۔ لیکن مطلب پرست دُنیا میرے پاس سے بغیر میری طرف دیکھے چلی جاتی۔ وہ جو میرے خوشحالی کے دنوں میں مجھ سے جلتے تھے۔ مجھے اوندھا گرا دیکھکر خوش ہوتے اور ہنستے ہوئے چلے جاتے۔ ایسی حالت میں بھی میں خُدا کی درگاہ سے نا اُمید نہیں ہوا۔ مجھے پُوری اُمید تھی۔ کہ وہ خدا جو ہر ایک کی مدد کرتا ہے۔ ضرور ضرور میری بھی مدد کرے گا۔ میں زمین پر پڑا ہوا دُعائیں کرنے لگا۔ آخر خدا تعالیٰ نے میری دُعا منظور فرمائی۔ دُور فاصلے پر چند لڑکیاں اپنے علم کی منزل کو طے کر رہی تھیں۔ جونہی انہوں نے میری ایسی حالت دیکھی۔ میری طرف آئیں اور مجھے اوندھا پڑا دیکھکر جھاڑ پونچھکر اُٹھانا شروع کیا۔ وہ اُٹھا رہی تھیں اور ساتھ ہی چاروں طرف دیکھ رہی تھیں کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ ہماری مدد کرے۔ لیکن سب کے سب اپنے خیالوں میں مست جا رہے تھے۔ آخر ان بیچاریوں نے مجھے اٹھایا۔ اور ڈھارس دی۔ کہ گھبراؤ مت۔ گو ہم کم علم ہیں۔ اور علم کے میدان میں سب سے پیچھے ہیں۔ لیکن ہم تمہارے ساتھ مدد کا وعدہ کرتی ہیں۔ جہاں تک ہو سکیگا۔ انشاء اللہ ہم مدد کرنے سے دریغ نہیں کرینگی اور دوسرے لوگوں کو بھی حتی الوسع تمہاری طرف متوجہ کریں گی۔ میں نے ان بہنوں سے پوچھا کہ اَے احمدی بہنوں آپ کا نام کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہمارا نام خادماتِ دین ہے۔

اَب میں بہنوں کو زیادہ دیر تک حیران و پریشان نہیں رکھنا چاہتا۔ میں ہوں آپ کا واحد زنانہ رسالہ "مصباح" جس کی آپ کی غفلت کی وجہ سے یہ حالت ہوئی۔ اور یہ میری مددگار بہنیں سوسائٹی کی ممبرات ہیں۔ جنہوں نے کچھ تھوڑی سی میری ہمت بندھائی۔ اَب میں زمین پر سے تو اُٹھا یا گیا ہوں۔ لیکن ابھی اپنے پاؤں پر سیدھا کھڑا ہونے سے معذور ہوں۔ سیدھا کھڑا ہونے کے لئے غذائے قلمی کی ضرورت ہے اور خون کے لئے چندہ کی۔

اسے احمدی لوگو! خدارا میری مدد کرو۔ اور مجھے سیدھا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے سہارا دو۔ یہ بیچاری ممبرات کیا کر سکتی ہیں جب تک آپ سب احمدی بہنیں ان کی پشت پناہ نہ بنیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں۔ کہ میں سیدھا کھڑا ہو جاؤں۔ تو یہ آرام طلبی ترک کر دیں۔ اٹھو ہمت کرو۔ ہمت کر کے ایک دفعہ میری حالت کو تو سنوار دو۔ میری اشاعت کم سے کم دو تین ہزار تک کر دو۔ سب سے اوّلین اور اہم ترین فرض آپکا یہی تو ہے۔ جس شخص کا سب سے اہم ترین فرض پُورا ہونیوالا ہو۔ اُسے نہ تو دن کو چین آتا ہے نہ رات کو۔ اسے سرانجام دینے کے لئے رات کی نیند اور دن کی بے فکری حرام کر دینی پڑتی ہے۔ لیکن آپ تو دن رات اپنے مشغلوں میں لگی رہتی ہیں۔ اُٹھو اپنے اُوپر سونا حرام کر دو۔ جب تک کہ اس فرض سے سُبکدوش نہ ہو لو۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ احمدی خواتین کا رسالہ بھی کامیاب بن کر اعلیٰ رسالہ جات کی صفِ اوّل میں کھڑا ہو۔ تو اپنا تن من

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھن سب کچھ نثار کرکے اس کو شاندار بنانے میں لگ جائیں۔ آج یہ حالت ہے کہ سوائے چند شہروں کے مصباح اور کہیں نہیں پہنچتا۔ یا یہ حالت کردیں کہ ہر گاؤں میں اس کی رسائی ہو جائے۔ آپ ہمت کرکے دیکھیں۔ خدائے تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو گا۔ "ہمتِ مرداں مدد خدا" سب لوگ ہی میرے خواہاں نظر آئیں گے۔

ہر احمدی بہن میرے بڑھنے اور پھولنے کے ذرائع سوچے اور پھر ان کو عملی جامہ پہنائے۔ پھر دیکھیں کس طرح میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہو گا۔ اور میری جوانی کے دن کیسے شاندار ہوں گے۔

المدد! المدد!! میری احمدی بہنو میں آپ کا مصباح آپ سے مدد کا ملتجی ہوں۔

(خاکسار امۃ السلام دینیات درجہ ثالثہ قادیان)

آدابِ ملاقات

جو مستورات نہ تو خود کسی سے ملتی ہیں اور نہ کسی کو اپنے ہاں بلاتی ہیں۔ ان کے مزاج میں عجیب طرح کی وحشت ہوتی ہے جس طرح کوئی جنگلی جانور انسان کو دیکھکر بھاگ جاتا ہے۔ بعینہ یہی حال ایسی عورتوں کا ہوتا ہے۔ جو کسی سے میل ملاپ نہیں رکھتیں۔ اس لئے آپس میں میل ملاپ ضرور رکھنا چاہیئے مگر آجکل کی مستورات میل ملاپ تو ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن ان کی ملاقات میں بہت سے نقائص بھی ہوتے ہیں۔ جن کا مہذب اور تعلیم یافتہ بہنیں بہت مذاق اڑاتی ہیں۔ اس لئے آج میں اپنی بہنوں کے سامنے ان نقائص میں سے چند کا ذکر کروں گی۔

پہلا نقص تو ہمارے ملک کی مستورات میں یہ ہے۔ کہ وہ مقررہ وقت پر نہیں جاتیں۔ اور وہ اس بات کا بالکل خیال نہیں کرتیں۔ کہ اگر ہم مقررہ وقت پر نہ گئیں۔ تو میزبان کو کس قدر تکلیف ہو گی۔ وہ کسی خاص وجہ سے دیر سے نہیں جاتیں۔ بلکہ عادتاً اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ مثلاً اگر کسی بہن نے کسی دوسری بہن کو صبح نو بجے اپنے گھر بلایا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ نو بجے سے پہلے تیار ہو جائے۔ وہ نو بجے تیار ہونے لگتی ہے۔ اب تیار ہونے کے لئے کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کپڑے گھر میں موجود ہوتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی پسند نہیں آیا۔ جلدی سے نوکر کو دھوبی کے ہاں دوڑایا۔ اُس نے کپڑے دینے سے انکار کر دیا۔ تو جلدی جلدی نیا کپڑا جو آدھا سلا آدھا بن سلا تھا سینے بیٹھیں۔ دوپٹہ چھوڑ قمیص کو دیکھا۔ بٹن ٹوٹا ہوا پایا تو اُسے لگایا۔ جوتی موجود نہ ہوئی تو بازار آدمی دوڑایا۔ غرض بڑی مشکل سے تیار ہو کر بارہ بجے کے قریب میزبان کے گھر روانہ ہوئیں۔ اب آپ خود ہی خیال کر سکتی ہیں۔ کہ میزبان کا کیا حال ہو گا۔ وہ انتظار کرتے کرتے گھر کے کام میں مشغول ہو گئی ہوں گی۔ یا وہ خود اور کہیں چلی گئی ہوں گی۔ غرضکہ وقت پر نہ آنے سے مہمان کو جو شرمندگی ہوئی سو جدا اور جو تکلیف اُٹھانی پڑی سو جدا۔ اس لئے ہماری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ وقت مقررہ پر جایا کریں۔ اور ایک منٹ کی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیر نہ کیا کریں۔

دوسرا نقص ہماری ملاقاتوں میں یہ ہوتا ہے کہ ہماری بعض بہنیں دعوتوں وغیرہ میں بن بلائے چلی جاتی ہیں۔ حالانکہ کسی دعوت وغیرہ میں بن بلائے چلے جانا نہایت بری بات ہے۔ بعض بہنیں تو ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جب انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج کسی گھر میں دعوت یا شادی ہے۔ تو اگرچہ انہیں کوئی بلاوا نہیں آتا۔ وہ خود ہی وہاں چلی جاتی ہیں۔ اور بعض ایسی بہنیں ہوتی ہیں۔ کہ انہیں بلاوا تو آتا ہے۔ لیکن وہ اپنے ساتھ پانچ چھ اور بہنوں کو بن بلائے لے جاتی ہیں۔ جن میں سے کوئی تو ان کی سہیلی ہوتی ہے۔ کوئی نوکر اور دو تین بچے ہوتے ہیں۔ اب میزبان جس نے اتنے ہی مہمانوں کے کھانے کا بندوبست کیا تھا جتنے بلائے تھے۔ ان بن بلائے مہمانوں کو دیکھکر بہت پریشان ہوتا ہے۔ اور اگر ہر بہن اپنے ساتھ اتنے ہی بن بلائے مہمان لے آئے۔ تو مہمانوں کی تعداد بہت بڑھ جاتی۔ اور میزبان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور وقت پر کھانا کم ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مہمانوں کو بھی کھانے کے انتظار میں بہت دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اکثر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ دعوتوں وغیرہ میں بن بلائے مہمان اتنے جاتے ہیں۔ کہ میزبان بعض بلائے ہوئے مہمانوں کو کھانا دینا بھول جاتے ہیں۔ اور بعد میں ان بن بلائے مہمانوں کی وجہ سے بلائے ہوئے مہمانوں سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ہماری بہنوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ایسے موقعوں پر کسی کو بن بلائے نہ لے جایا کریں۔ اور جتنے مہمانوں کو بلایا گیا ہو۔ اتنے ہی لیکر جایا کریں۔ اور چھوٹے بچوں کو تو خاص طور پر ساتھ نہ لے جایا کریں۔

اسی طرح جلسوں اور محفلوں وغیرہ میں خورد سال بچوں کو ہرگز ساتھ نہیں لے جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی جگہوں پر ہجوم بہت ہوتا ہے اور بچے ہجوم سے گھبرا کر رونے لگتے ہیں۔ اور شور و غل کے باعث جلسوں اور محفلوں کی رونق بالکل مکدر ہو جاتی ہے۔ اسلئے ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ جہانتک ہو سکے بچوں کو اپنے ساتھ جلسوں وغیرہ میں نہ لے جایا کریں۔ (خاکسار طیبہ صدیقہ دینیات درجہ اولیٰ)

تاریخی واقعات

عمیر اور صفوان کی سازش

جنگ بدر جو اسلام کی ایک نہایت اہم اور عظیم الشان جنگ تھی۔ اور جس میں صنادید عرب کی جڑ کٹ جانے کی وجہ سے کفار مکہ کا جوش اور غضب اور زیادہ بھڑک اٹھا تھا۔ اس میں شکست کھانے کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے زیادہ پرزور کوششیں شروع کر دیں۔ مگر بجائے ظاہری حملوں کے اب انہوں نے درپردہ سازشوں کے ذریعہ اسلام کو تباہ کرنے کی تدابیر سوچنی شروع کیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تاریخی واقعہ جو جنگ بدر کے صرف چند دن بعد وقوع میں آیا۔ اس بات کا ایک بین ثبوت ہے کہ ان کی معاندانہ کوششیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ عملی اور خطرناک صورت اختیار کر گئی تھیں۔

جنگ بدر کے چند دن بعد عمیر بن وہب اور صفوان بن امیہ بن خلف جو ذی اثر قریش میں سے تھے۔ صحن کعبہ میں بیٹھے ہوئے مقتولین بدر کا ماتم کر رہے تھے۔ کہ اچانک صفوان نے عمیر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اب تو جینے کا مزا نہیں رہا۔

عمیر نے اشارہ تاڑتے ہوئے جواب دیا۔ کہ میں تو اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن بچوں اور قرض کا خیال مجھے مانع رکھتا ہے۔ ورنہ معمولی بات ہے۔ مدینہ جا کر چپکے سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا خاتمہ کر آؤں۔ اور میرے لئے وہاں جانے کا یہ بہانہ بھی موجود ہے۔ کہ میرا لڑکا ان کے پاس قید ہے۔

صفوان۔ تمہارے قرض اور بچوں کا میں ذمہ وار ہوتا ہوں۔ تم ضرور جاؤ۔ اور جس طرح بھی ہو یہ کام کر گذرو۔

غرض تجویز پختہ ہو گئی۔ اور صفوان سے رخصت ہو کر عمیر اپنے گھر آیا۔ اور ایک تلوار زہر میں بجھا کر مکہ سے نکل کھڑا ہوا۔ جب وہ مدینہ پہنچا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو ان باتوں میں بہت ہوشیار تھے۔ اُسے دیکھ کر خوف زدہ ہوئے۔ اور فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ عمیر آیا ہے اور مجھے اس کے متعلق اطمینان نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اُسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت عمرؓ اُسے لینے کے لئے گئے۔ مگر جاتے ہوئے بعض صحابہ سے کہہ گئے۔ کہ میں عمیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملانے جاتا ہوں۔ مگر مجھے اس کی حالت مشتبہ معلوم ہوتی ہے۔ تم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ۔ اور چوکس رہو۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ عمیر کو ساتھ لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپؐ نے اُسے نرمی کے ساتھ اپنے پاس بٹھا کر پوچھا۔ "کیوں عمیر کیسے آنا ہوا؟" عمیر نے کہا۔ میرا لڑکا آپ کے ہاں قید ہے۔ اُسے چھڑانے آیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ "تو پھر یہ تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے؟" اُس نے کہا۔ "آپ تلوار کا کیا کہتے ہیں۔ بدر میں تلواروں نے کیا کام دیا؟" آپؐ نے فرمایا۔ "نہیں ٹھیک ٹھیک بات بتاؤ۔ کہ کیسے آنا ہوا؟" اُس نے کہا۔ وُہی بات ہے جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ "بیٹے کو چھڑانے آیا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا۔ "تو اچھا گویا تم نے صفوان کیساتھ مل کر صحن کعبہ میں کوئی سازش ہی نہیں کی؟" عمیر سناٹے میں آگیا۔ مگر سنبھل کر بولا "نہیں میں نے تو کوئی سازش نہیں کی۔" آپؐ نے فرمایا۔ "کیا تم نے میرے قتل کا منصوبہ نہیں کیا۔ مگر یاد رکھو۔ خدا تمہیں مجھ تک پہنچنے کی توفیق نہیں دیگا۔" عمیر ایک گہرے فکر میں پڑ گیا۔ اور پھر بولا۔ "آپؐ سچ کہتے ہیں۔ واقعی ہم نے یہ سازش کی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ خدا آپؐ کے ساتھ ہے جس نے آپؐ کو ہمارے ارادوں سے اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے دی۔ ورنہ جس وقت میری اور صفوان کی یہ بات ہوئی تھی۔ اُس وقت وہاں کوئی تیسرا شخص موجود نہیں تھا۔ اور شاید خدا نے یہ تجویز میرے ایمان لانے کے لئے ہی کروائی ہے۔ چُنانچہ مَیں سچے دِل سے آپؐ پر ایمان لاتا ہوں"۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عمیر کے اسلام لانے سے بہت خوش ہوئے۔ اور آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ "اب یہ تمہارا بھائی ہے اسے اِسلام کی تعلیم سے آگاہ کرو۔ اور اس کے قیدی کو چھوڑ دو"۔ الغرض عمیر بن وہب مسلمان ہو گئے اور بہت جلد انہوں نے ایمان و اخلاص میں نمایاں ترقّی کرلی۔ اور بالآخر نُورِ صداقت کے اس قدر گرویدہ ہوئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے باصرار عرض کیا۔ کہ مجھے مکّہ جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ تاکہ مَیں وہاں کے لوگوں کو جاکر تبلیغ کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اجازت دی۔ اور عمیرؓ نے مکّہ پہنچ کر تبلیغ سے کئی لوگوں کو خفیہ خفیہ مُسلمان بنالیا۔ صفوان جو رات دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کی خبر سُننے کا منتظر تھا۔ اور قریش سے کہا کرتا تھا کہ اب تم ایک خوشخبری سُننے کے لئے تیار رہو۔ جب اُس نے یہ نظارہ دیکھا تو بے خود ہو کر رہ گیا +

(خاکسار امۃ السلام دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

اَوصافِ حمیدہ

حیاء : عورت کا بہترین زیور ہے۔

حیاء : کے بغیر عورت اُس کھیتی کی طرح ہے جس کو پانی نہ دیا گیا ہو۔

حیاء : کے بغیر عورت اُس چراغ کی طرح ہے جو روشنی نہ دے۔

غیرت : عورت کی گھٹی ہے۔

غیرت : ازل سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے بنائی ہے۔

غیرت : کے بغیر عورت انسانیت کے درجہ سے گری ہوئی تصوّر کی جاتی ہے۔

غیرت : کے بغیر عورت کا دین سلامت نہیں

حسن معاملہ
معاشرت
اور حلم۔ } عورت کی سب سے بڑی صفات ہیں

سرور
فرحت
اور خوشی } کا مسکن عورت ہے۔

عقلمند : عورت وہ ہے۔ جو خاوند کو خوش رکھے

تربیتِ اَولاد : عورت کا اوّلین فرض ہے۔

تربیتِ اَولاد : کی پہلی سیڑھی عورت کی گود ہے ؛

(خاکسار امۃ السلام دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندوہ گین عید

ہمشیرہ امتہ المنان صاحبہ مرحومہ کو آج داعیِ اجل کو لبیک کہے آٹھ ماہ گزر رہے ہیں۔ اس مدت مدید کے بعد میں ان کی یاد میں چند آنسو بہا رہی ہوں۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ رنج والم کی ٹیس کے اُٹھنے کا وقت کس نے معیّن کیا ہے؟ کہ قرب و بعد کا سوال پیدا ہو۔ جب تک مَیں زندانِ حیات میں اسیر ہوں۔ ہر اجتماعی یا انفرادی خوشی میرے لئے آہ وبکا کا پیغام لائے گی۔ اور مجھے آٹھ آٹھ آنسو رُلائے گی" عید قربان" کی آمد پر میرا پُرانا صدمہ پھر تازہ ہوگیا۔ اور مَیں نے چند اشعار میں اپنے قلبی جذبات کا اظہار کیا۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ بہنوں سے التماس ہے کہ میری ہمشیرہ مرحومہ کے لئے جو عبادت کی مجسمہ، انصاف کی جان اور محبّت خلق اللہ کی رُوح تھی۔ دُعائے مغفرت فرما کر ممنون فرمائیں:۔

ہر اک یہ کہہ رہا ہے آئی ہے "عید قرباں" کیا کیا منا رہے ہیں عالم کے لوگ خوشیاں
باغِ جہاں کے غنچے سارے ہیں آج خنداں بچوں سے لے بڑوں تک سب ہو رہے ہیں شاداں
لیکن اُداس ہوں مَیں تصویرِ یاس ہوں مَیں

میری بہن جو ہوتی میری بھی عید ہوتی رنج و الم کی ساعت مجھ سے بعید ہوتی
یہ دِن خوشی سے کٹتے جب اُسکی دید ہوتی "آپس میں پیار کی کچھ گفت و شنید ہوتی"
غم نے ہی کھا لیا ہے ازبس اُداس ہوں مَیں

اب تو یہ عید مجھ کو پھر دل رُلا رہی ہے آنکھیں دکھا دکھا کر مجھ کو ڈرا رہی ہے
مَیں ہُوں غموں کی ماری مجھ کو ستا رہی ہے غم کے پہاڑ مجھ پر ہر دم گرا رہی ہے
اب غم کے اِمتحاں میں گویا کہ پاس ہُوں مَیں

اَے پیارے چاند، تارو، کہنا سلام میرا تم کو اگر ملے وہ دینا پیام میرا
دُکھڑا اُسے سُنانا پھر لیکے نام میرا لو گے دُعائیں مجھ سے کردو یہ کام میرا
دیکھو مَیں غم زدہ ہوں زیرِ ہراس ہُوں مَیں

آ کر کے خواب میں ہی صورت مجھے دکھا دے دِل میں بھڑک رہی ہے جو آگ وُہ بجھا دے
دِل رو رہا ہے میرا اسکو ذرا ہنسا دے اِس کا بھی اُسکو شاید بدلہ کبھی خُدا دے
مانا کہ اس جہاں میں محرومِ آس ہوں مَیں

(نصیرہ نزہت درجہ اوّل دینیات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

(۱)

مجھے نپولین بوناپارٹ کی سوانحعمری کی ضرورت ہے۔ جو اُردو میں ہو۔ کوئی مصباحی بہن مطلع فرمائیں کہ وہ کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

(نصیرہ بیگم نزہت)

(۲)

مجھے کسی ایسی کریم کی ضرورت ہے۔ جو جلد کے لئے بہت مفید ہو۔ اور جس میں کسی قسم کی چربی وغیرہ نہ پڑتی ہو۔ کوئی بہن مطلع فرمائیں۔

(ایک ضرورت مند)

(۳)

مجھے کاجل بنانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ کوئی مصباحی بہن تحریر کریں۔ ممنون ہوں گی۔

(مبارکہ قمر سیالکوٹی)

(۴)

میرے چہرے کی جلد بہت خشک رہتی ہے۔ کوئی بہن آزمودہ نسخہ یا کسی کریم سے مطلع فرمائیں مشکور ہوں گی۔ (ایک ضرورتمند)

(۵)

مجھے عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے برائے مہربانی کوئی بہن آزمودہ دوائی سے مطلع فرمائیں۔

(ضرورتمند)

(۶)

میرے بال بہت گھنے۔ اور موٹے۔ اور گھونگھریالے ہیں۔ کبھی گرتے بھی نہیں۔ لیکن لمبے بالکل نہیں۔ کیا کوئی بہن آگاہ فرما سکتی ہیں کہ میرے بال ہلکے کس طریق سے ہو سکتے ہیں۔

(ایک ضرورت مند)

(۷)

مجھے سوزن کاری کا کام سیکھنے کی بڑی تمنا ہے۔ کیا کوئی بہن اس بات سے آگاہ کر سکتی ہیں کہ میں یہ کام کہاں اور کس طرح سیکھ سکتی ہوں؟ (س، ب)

(۸)

ایک بہن نے مہاسوں کے متعلق دریافت فرمایا تھا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ کیل بعضوں کے چہرے پر تو نکلتے ہیں۔ اور بعضوں کے چہرے پر نہیں نکلتے؟ سو اس کا جواب مندرجہ ذیل ہے:۔

جوانی میں عموماً یہ مرض ہؤا کرتا ہے۔ لیکن اکثر ہاضمہ اور خون کی خرابی سے یہ بیماری ہؤا کرتی ہے۔ گرم اغذیہ و اشربہ وغیرہ کا کھانا پینا۔ اور قبض کا رہنا اکثر اس مرض کا سبب ہؤا کرتا ہے۔ کبھی بواسیر کے خون کے فوراً بند ہو جانے سے بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے۔ جوان عورتوں کو ماہواری ایّام کی خرابی سے۔ اور ایّامِ حمل میں یہ مرض ہو جایا کرتا ہے + (ماخوذ)

(۹)

جو بہنیں چاہتی ہیں۔ کہ ان کا چہرہ کیل وغیرہ سے صاف رہے۔ وہ خون کو صاف کرنے کے لئے دوالمیال کا چار عرق پیئیں۔ یہ عرق تجربہ شدہ ہے۔

ہمارے شہر میں آج تک اس عرق کی بدولت کسی کو کیل نہیں نکلے۔ علاوہ ازیں اور جس کسی نے بھی اس عرق کو پیا ہے۔ اس کے کیل وغیرہ جاتے رہے ہیں۔ قیمت فی بوتل ۵ آنے۔ Q.B۔ ز۔ س۔ معرفت ستار محمد صاحب پنشنر دوالمیال ضلع جہلم براستہ کھیوڑہ

(۱۰)

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ گذشتہ ایام میں اشاعتِ مصباح سوسائٹی کی کئی ممبرات کے نکاح ہوئے۔ اور ایک بہن کا تو رخصتانہ بھی ہو چکا ہے۔ چنانچہ امۃ العزیز صاحبہ شمیم کی شادی جناب صلاح الدین احمد صاحب بی۔ اے دہلی کے ساتھ ہوئی۔ سلیمہ بیگم صاحبہ ہمشیر مولوی محمد سلیم صاحب کا نکاح عنایت اللہ صاحب سلیم کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر پر ہوا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح حافظ قدرت اللہ صاحب کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر پر ہوا۔ اور آمنہ خاتون صاحبہ بنت جناب چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کا نکاح ابو نذر بہاء الحق صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

(سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۱)

عید الاضحیٰ کے دوسرے دن نصرت گرلز سکول میں طالبات اور معلمات کا بیڈمنٹن میچ ہوا۔ کل چھ ٹیمیں تھیں۔ معلمات کی ٹیم جیت گئی۔ اور اس نے کپ حاصل کیا +

(سیکرٹری)

رپورٹ سوسائٹی اشاعت مصباح

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں سوسائٹی نے اپنے ذمہ یہ ڈیوٹی لی تھی۔ کہ سوسائٹی کی ہر ممبر مصباح فروخت کر کے خریداری کے حلقہ کو وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ مصباح کی قیمت ایک آنہ فی پرچہ تھی مگر یہ دیکھ کر نہایت مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ سوسائٹی کی ممبرات نے اپنی کوشش سے اور جلسہ پر تشریف لانیوالی بہنوں نے اپنی خوشی سے مصباح کے ایک پرچہ کی قیمت پانچ روپے تک بھی عنایت فرمائی اور اس طرح تین سو مصباح کے ۵۱ روپے وصول ہوئے۔ نیز بعض بہنوں نے خریداری کے وعدے بھی لکھوائے ہیں۔ ان سب بہنوں کا جنہوں نے مصباح کی مناسب قیمت عنایت فرما کر مالی مدد میں حصہ لیا اور خریداری کے وعدے لکھوا کر خریداری کے حلقہ کو وسیع کرنے کی کوشش فرمائی تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور ان سب بہنوں سے اُمید کرتی ہوں۔ کہ بہنیں مصباح کی قلمی مدد کی طرف بھی توجہ فرمائیں گی۔

بالآخر مصباحی بہنوں کی خدمت میں نہایت عاجزانہ التماس ہے۔ کہ بہنیں ہم سب کے لئے دُعا فرمائیں کہ خُدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور وہ اپنے فضل و کرم سے ہم سے وہ کام لے جس سے ہم احمدیت کی خدمت کر کے اس کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنیکا موجب ہوں +

امۃ السلام

(سیکرٹری اشاعت مصباح سوسائٹی قادیان)

حضرت مرزا غلام احمد کی سچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اُس وقت خدا تعالیٰ دنیا کی نظروں سے مخفی تھا۔ یعنی لوگوں کا حقیقی تعلق خدا تعالیٰ سے چھوٹ چکا تھا۔ خالق اور مالک کا کوئی عینی ثبوت نہ تھا۔ صرف کتابوں کے حروف رہ گئے تھے۔ کہ خدا ہر ایک چیز کا خالق اور مالک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر دنیا والوں پر خُدا تعالیٰ کی ہستی کو کامل صفات کے ساتھ ظاہر کیا۔ اور جو شبہات لوگوں کے دلوں میں خُدا تعالےٰ کی ذات کے متعلق پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب دُور کئے۔

قرآن کریم کی تعلیم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت اچھی طرح واضح کیا۔ باریک در باریک معانی بتلائے۔ لوگ قرآن کریم کے کئی ایک معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے غلط راستے پر چل رہے تھے۔ آپ نے ان کی غلطیوں کو واضح کیا۔ اور انہیں صحیح راستہ پر قائم کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کام کرنے والی جماعت تیار کی۔ جو دین کی خدمت میں لگے رہنا اپنا اوّلین فرض سمجھتی ہے۔ اور آپ نے ان میں صبر اور استقلال کی روح پھونک دی۔ گو اس وقت مالی لحاظ سے جماعت کمزور ہے مگر اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے۔ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جس قدر کام آجکل جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ کوئی اور قوم نہیں کر رہی۔ اس بات کو دوسری قومیں بھی تسلیم کر رہی ہیں۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی زبردست جماعت بنائی جسکو بلحاظ قربانیوں اخلاص اور عقیدت کے اس جماعت سے مماثلت اور مشابہت ہے جسکو گزرے ہوئے تیرہ سو سال ہو چکے ہیں۔ اور جس کی قربانیاں اور جس کے کارنامے آج بھی زبان زد خلائق ہیں۔ اور تاریخ کے صفحات کو مزین کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہ ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ کارنامہ ہے۔ اور رہتی دُنیا تک آپ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان رہیگا۔ پھر خدا تعالیٰ کی ہستی کو اس کی صفات کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔ اُسی مرد باصفا کا کام تھا۔ کہ جس کیوجہ سے لاکھوں دہریئے خُدائے واحد کی ہستی کے قائل ہوئے۔ پھر قرآن کریم کی عظمت اور عزت ان لوگوں کے دلوں میں قائم کرنی جنہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا تھا۔ محال نہیں تو مشکل ضرور تھا۔ مگر حضورؑ نے اپنے عزم صمیم اور استقلال سے اس کام کو اس طرح نبایا کہ ہزاروں مُردے زندہ ہو گئے۔ اور وہ ایسے زندہ ہوئے کہ دُوسرے مُردوں کو بھی زندہ کرنے کا باعث ہو گئے

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی کتاب "دعوۃ الامیر" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ کون ہے جو اس وقت اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے امریکہ میں تنہا لڑ رہا ہے۔ اور گو ایک وسیع سمندر میں ایک بلبلہ کی طرح پڑا ہوا ہے۔ مگر اس کا دل نہیں گھبراتا وہ ایک مُردہ ہے۔ جسے مسیح نے اپنے ہاتھ سے زندہ کیا۔ اور وہ اس لئے تن تنہا امریکہ کو اسلام کے حلقۂ غلامی میں لانے کے لئے کوشاں ہے۔ کہ وہ جانتا ہے۔ کہ ایک زندہ۔ کروڑوں مُردوں پر بھاری ہے۔

وہ کون ہیں جو انگلستان میں اشاعتِ اسلام کر رہے ہیں۔ وہی مسیح محمدیؐ کے زندہ کئے ہوئے لوگ ہیں۔ اور گو جسمانی طور پر انگلستان نے ہندوستان کو فتح کیا ہوا ہے۔ مگر وہ یہ جانتے ہیں کہ انگلستان کی رُوح مر چکی ہے۔ وہ خدا سے دُور جا پڑا ہے۔ وہ اس زندگی کے پانی کی بوتلیں لے کر جس سے مسیح نے ان کو زندہ کیا۔ دُوسروں کو زندہ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ انگلستان کا اقبال۔ اس کی دولت۔ اس کی حکومت انکو ڈراتی نہیں۔ کیونکہ ان کو یقین ہے۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ اور انگلستان مُردہ ...... مغربی افریقہ میں کون واحد خدا کے نام کو بلند کرنے گیا۔ اور شرک کی توپ کے آگے سینہ سپر ہوا۔ وہی مسیح موعودؑ کے نفخ سے زندہ ہونے والا...... کس نے ماریشس کی طرف توجہ کی۔ اور اس ایک طرف پڑے ہوئے جزیرہ کے باشندوں کو زندگی بخشنے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ کس نے لنکا کو جو نہایت قدیم تاریخی روایات کا مقام ہے۔ جا کر اپنی آواز سے چونکا دیا۔ کون رُوس اور افغانستان کے لوگوں کو زندگی کی نعمت بخشنے کے لئے گیا۔ یہی مسیح موعودؑ کے زندہ کئے ہوئے لوگ...... حضرت اقدسؑ نے اپنی قوت احیاء سے ایسی زندگی لوگوں کے دِلوں میں پیدا کی۔ کہ بہت سے ان میں سے نہ صرف زندہ ہی ہوئے۔ بلکہ ان کو بھی احیاء موتیٰ کی طاقت دیگئی۔...... وہ قرآن جو لوگوں کے لئے سربمہر لفافہ تھا۔ ہمارے لئے کھلی کتاب ہے"۔

(صفحہ ۲۷۲ تا ۲۷۴)

ان کارناموں کی موجودگی میں بدبخت ہے وہ جو انکار کرتا ہے۔ مگر خوش قسمت ہے وُہ جو صدق دل سے تسلیم کرتا۔ اور نہایت اخلاص سے اس کے دِل سے یہ صدا اُٹھتی ہے۔ کہ

"غلام احمدؑ کی جے"

(سارہ بیگم دینیات کلاس درجہ اوّلیٰ)

خریدارانِ مصباح سے گذارش

جن خریداران مصباح نے ابھی تک ۱۹۳۸ء کا چندہ ادا نہیں کیا۔ اُن سے التماس ہے کہ وہ مہربانی فرماکر فوراً اپنا اپنا چندہ ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔ ورنہ ان کی خدمت میں وی پی کئے جائینگے۔ جنکو وصول کرنا ان کیلئے ضروری ہوگا۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضلِ عمر زندہ باد

لاکھوں نفوس سطحِ زمین پر عالمِ وجود میں آئے اور انہوں نے کچھ عرصہ اپنی آب و تاب دکھا کر عوام الناس کی آنکھوں کو خیرہ کیا۔ اور اپنے کارہائے نمایاں سے لوگوں کو حیرت و استعجاب میں ڈالا۔ ہزاروں نامور بادشاہ ہوئے۔ جنہوں نے اپنی عظمت کا اظہار کیا۔ اور اہلِ دُنیا کو مسحور اور اپنا گرویدہ بنا لیا۔ لیکن آج وہ تمام کے تمام صفحۂ ہستی سے نابید ہیں۔ انکا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ اور ان کو دیکھنے والے بھی ہزاروں من مٹّی کے بوجھ کے نیچے دَبے ہُوئے غافل سوئے پڑے ہیں۔ ان کے محلّات اور قلعے بھی کچھ عرصہ حوادثِ زمانہ کا مقابلہ کرتے رہے۔ لیکن آخر کب تک؟ ایک مدّت کے بعد وہ بھی مٹّی میں مل کر اپنی ہستی کو کھو بیٹھے۔ زمانہ نے ان کے اثرات کو مسخ کر دیا۔ اور ان کے نشانات کو مٹا دیا۔ لیکن ایک چیز جسکو وہ نہ مٹا سکا۔ وہ ان کے کارہائے نمایاں ہیں۔ اور ان کے وہ قابلِ تعریف افعال ہیں جو انہوں نے دَرد بھرے دِل سے اخلاص کے ساتھ کئے۔ اور انہی کے باعث آجتک ان کے نام شہرت کے آسمان پر نیّرِ تابندہ کی مانند روشن ہیں۔ دُنیا میں ہزاروں انقلابات آئے۔ سلطنتوں میں زوال آیا۔ طوفانوں اور حوادث سے زمین زیر و زبر ہوگئی۔ لیکن ان کی یاد آجتک تازہ ہے۔ اور انکے نام عزّت سے لئے جاتے ہیں۔

اِسی طرح جو شخص خدا کے لئے اور اپنے دین کے لئے کوئی قربانی کرتا ہے۔ خُدا کے دفتر میں اسکا نام زندوں میں لکھا جاتا ہے۔ اور گو ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلاں شخص خدا کی راہ میں لڑا۔ اور اپنے محبوب کی خاطر اُسنے جان دیدی۔ لیکن وہ شخص خدا کے نزدیک مُردہ نہیں۔ بَلْ هُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ وہ خدا کے نزدیک زندہ ہے اور خُدا تعالٰی کی یہی شان ہے۔ کہ وہ سچّی محنت کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

آج جبکہ اسلام پر مصائب و آلام کی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ اسلام کی کشتی منجدھار میں ڈگمگا رہی ہے۔ وہ اسلام کا درخت جسکو صحابہؓ نے اپنے خونوں سے سینچ کر سیراب کیا تھا۔ خطرے میں ہے۔ اور وہ شمع اسلام جس کی حفاظت کے لئے لاکھوں صحابہؓ پروانہ وار فدا ہو کر جان بحق ہو گئے۔ دشمن اس کو بجھانے کی فکر میں ہے۔ ایک مسلم کے لئے چین سے سونا کس طرح میسّر آسکتا ہے۔ جس کے گھر کو دشمن آگ کی نذر کرنا چاہتا ہو۔ وہ آرام کی نیند کیسے سو سکتا ہے۔

پس اب غفلت کا زمانہ نہیں۔ مسلمانوں کی بدترین حالت کو درست کرنا ہمارا ہی فرض ہے۔ ہمیں اسلام کی ترقی کی تدابیر پر عمل پیرا ہونا چاہیئے یہ کسی اکیلے فرد کا کام نہیں۔ بلکہ اسمیں کیا مرد اور کیا عورت کیا بچّہ اور کیا بوڑھا۔ سب کو شریک ہونا لازمی ہے۔ تب جا کر ہم دشمن کے بڑھتے ہُوئے سیلاب کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روکنے کے قابل ہوسکیں گے۔

محترم بہنو! یہ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ ایک طرف اگر اسلام پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ تو دوسری طرف خُدا نے ہمیں خلیفہ بھی ویسا ہی شاندار اور اولو العزم عطا کیا ہے۔ جس کی نظیر پہلے لوگوں میں بہت کم ملتی ہے۔ یہ وہ خلیفہ ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ گویا خدا خود زمین پر اُتر آیا۔ یہ وہ موعود خلیفہ ہے۔ جس کی شان بہت بلند ہے۔ جس کو خُدا نے اتنا علم اور معرفت دی ہے۔ کہ اس وقت دنیا کا کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ وہ اولو العزم انسان ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں اس کے زمانہ کو یاد کرکے زار زار آنسو بہائیں گی۔ اور کہیں گی کہ کاش ہمیں وہ زمانہ نصیب ہوتا۔ لیکن اس وقت آنسو بہانا کوئی فائدہ نہ دیگا پس یہ ایک دین کی خدمت کرکے اپنے خالق کو خوش کرنیکا نہایت قیمتی موقعہ ہے۔ جس کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اُٹھیں۔ اور آستانۂ محمُود پر صدا دیں۔ اور کہیں کہ اے ہمارے آقا۔ ہم تیرے ایک ایک اشارے پر جان فدا کرنے کو تیار ہیں۔ اور جو حکم بھی تو ہمیں دے۔ ہم اس کے بجالانے میں اپنی سعادت یقین کریں گی۔

عورتوں کو یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم ایک کمزور ہستی ہیں۔ ہمارے بس میں کچھ نہیں یہ ایک خیال خام ہے جو پستی کی علامت ہے۔

ہماری جیسی عورتوں نے ہی دُنیا میں حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ صرف ارادہ اور یقین درکار ہے۔ طریقے خود بخود نکل آتے ہیں۔ جوُن آف آرک آخر ایک عورت ہی تھی۔ جس نے فرانس کی قسمت کو ایسا پلٹا دیا کہ اہل زمانہ دنگ ہیں اور آجتک اہلِ فرانس اُسے عزّت و احترام سے یاد کرتے ہیں۔ پھر حضرت ہاجرہ بھی تو ایک عورت ہی تھیں۔ جنہوں نے اپنی انتہائی قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنی جان اور اپنے بچّے کی جان کو خدا کی راہ میں فدا کرنے سے کچھ بھی دریغ نہ کیا۔ صفا اور مروہ کا طواف اسی کی یاد میں تا قیامت قائم رہیگا۔ اور ہزاروں بلکہ کروڑوں لوگوں کی دُعائیں حضرت ہاجرہ کے لئے رحمت و برکت کا موجب ہونگی۔ اسی طرح صحابہ کرام کے زمانہ میں عورتوں نے مردوں کے دوش بدوش میدانِ جنگ میں جاکر دشمن کا مقابلہ کیا۔ پس اس وقت ہمیں بیدار ہونا چاہیئے۔ اور خدمتِ دین میں لگ جانا چاہیئے۔ اسوقت ہمارے سامنے خدمت کا ایک وسیع میدان ہے۔ جسکو ہم نے طے کرنا ہے۔ اور کئی راستے ہیں جنکو ہم نے عبور کرنا ہے۔ یاد رہے کہ یہ راستے سخت مشکل اور کٹھن ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سے پہلے واضح طور پر یہ بیان فرمایا تھا کہ میرے ساتھ چلنا اور میرا ہاتھ بٹانا کوئی آسان کام نہیں۔ ایک شخص جو پھُولوں کی سیج کا عادی ہے۔ وہ کانٹوں والے راستے پر ہرگز نہیں چل سکتا۔ پس اپنے آپکو اس قابل بناؤ۔ کہ میرے ساتھ ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس راہ پر گامزن ہو کر فلاح اور کامیابی تک پہنچ سکو۔

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ اور خدمت دین میں لگ جائیں۔ اور سلسلہ کی ترقی کے لئے اور اپنے پیارے آقا کی درازئ عمر کے لئے دُعائیں کریں۔ ایسی دُعائیں جو عرشِ عظیم کو ہلا دینے والی ہوں۔ دُعاء ایک ایسی چیز ہے کہ وہ مومن کی رُوحانیت کو درست کرنے کے علاوہ تازہ ایمان پیدا کرتی ہے۔ اور وہ کام جو اور کسی طرح سر انجام نہیں پا سکتے۔ وہ دُعاء سے اپنی تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دُعاء دیکھو تو

پس یہ مبارک خدمت ترک کے قابل نہیں۔ ہمیں راتوں کو جاگ کر سلسلہ کی ترقی اور اپنے رُوحانی تاجدار کی درازئ عمر کیلئے دُعائیں کرنی چاہئیں کہ اے خدا تو ہمارے سلسلہ کو ترقی دے۔ اور تو ہمارے موجودہ خلیفہ اور سپہ سالار افواج اسلامی کی عمر دراز کر۔ تا تیرا جلال دُنیا پر ظاہر ہو۔ اور تیری تعلیم جس کو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دُنیا میں اُتارا۔ دُنیا میں پھیلے۔ اور وحشی انسانوں کو انسان۔ اور انسانوں کو باخدا انسان بنائے۔

(سلیمہ بیگم ہمشیرہ مولوی محمد سلیم صاحب)

جماعت احمدیہ کے طبقہ نسواں کی ذمہ واری

رُوحانی اُمور میں ترقی اور مفاسد کی اصلاح کیلئے گو مرد اور عورت دونوں کوشاں ہوتے ہیں۔ تاہم جیسا کہ از رُوئے قرآن کریم مردوں کو بعض اُمور میں اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح بعض اُمور محض طبقہ نسواں سے وابستہ ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اصلاح خلق کے لئے مردوں کے علاوہ مستورات بھی اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ تو دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مردوں کا دائرہ عمل بالعموم بیرونی حصّہ سے متعلق ہوتا ہے اور مرد طبقہ رجال کو ہی ہر طرح سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر دُنیا کا ایک حصّہ ان نفوس پر بھی مشتمل ہے۔ جہاں مردوں کی نسبت عورتیں ہی زیادہ عمدہ کام کر سکتی ہیں۔ مثلاً مستورات اور بچوں میں جس خوبی سے ایک عورت تبلیغ کر سکتی ہے مرد اس خوبی سے تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اگر ایک عورت نیک بخت ہو۔ جس کی زندگی لوگوں کیلئے قابلِ نمونہ ہو۔ تو وہ مردوں کی نسبت زیادہ کام کر سکتی ہے۔ اور وہ یوں۔ کہ اوّل تو وہ اُن تمام رشتہ داروں کی اصلاح کر سکتی ہے۔ جو اس کے ساتھ عموماً ملتے ہیں۔ اور جن کو اس کے ساتھ خانگی تعلقات در پیش ہوتے ہیں۔ مثلاً ماں، باپ، بہن، بھائی وغیرہ۔ اور اگر اُس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی ہو جائے۔ تو خاوند اور خاوند کے دیگر اقرباء کی مصلح ہو سکتی ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو اس کے ساتھ عموماً کام پڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہر وقت جب وہ ان پر اپنے حسنِ اخلاق کا اثر ڈالے گی۔ اور ان کو تلقینِ اعمالِ حسنہ کرتی رہیگی۔ تو یقیناً ان پر اثر ہو گا۔ اور جس طرح ایک پختہ جگہ پر گھڑا رکھنے سے گڑھا پڑجاتا ہے۔ اسی طرح ان پر بھی لازماً اثر ہو گا۔

دوم۔ مرد کو اپنے کاروبار کے لئے بیرونی حصہ میں اکثر وقت گزارنا پڑتا ہے۔ مگر طبقۂ نسواں کو اندرون خانہ میں۔ اس وجہ سے اپنی اولاد اور دوسرے بچوں کی اصلاح کا کام عورت ہی عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہے۔ وہ ان کو صوم و صلوٰۃ اور قرآن خوانی کا پابند بنا سکتی۔ اور ان کو عالم باعمل بنا سکتی ہے۔

سوم۔ وہ اپنے پڑوسی گھروں کی مستورات اور بچوں کی اصلاح کا بیڑا بھی اُٹھا سکتی ہے اور ایک اُستانی کی حیثیت میں ان کی تربیت کر سکتی ہے۔ اس طرح نہ صرف پڑوس تک بلکہ اپنے ماحول کو جس قدر وسیع کر سکے کرتے ہوئے اہلِ محلّہ اور پھر اہلِ شہر وغیرہ تک اس کی تعلیم کا اثر پھیل سکتا ہے۔ اور جب بچوں کی شروع سے ہی اصلاح ہو۔ تو پھر بڑی عمر میں وہ اثر شاذ ہی زائل ہو گا۔ اس طرح طبقۂ نسواں کی تبلیغ سے بچوں کی گھٹی میں اعمالِ حسنہ داخل ہو جائیں گے۔ اور جوان ہو کر وہ قوم کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوں گے۔ مگر بہرحال اس کے لئے طبقۂ نسواں کی بلند ہمتی اور اولوالعزمی درکار ہے۔ اگر اس ڈیوٹی کے لئے صرف مردوں کو ہی رکھا جائے۔ تو خواہ مرد بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کریں۔ تو بھی قوم کے ¼ حصہ کی اصلاح ہو سکے گی۔ لیکن اگر عورتیں بھی اسی طرح تندہی سے کام کریں۔ تو قوم کا ¾ حصہ اصلاح یافتہ ہو سکتا ہے۔ یعنی بچے اور مستورات جن کو مرد تبلیغ نہیں کر سکتے۔

پس میں اپنی احمدی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ اپنی اس عظیم الشان ذمہ داری کو پہچانیں۔ جو اُن پر عائد ہے۔ اور اپنی غفلتوں کو دُور کر دیں۔ اپنی اُولادوں کو شروع سے ہی نیک کاموں کی بجاآوری کی ترغیب دیں۔ اُن کے اخلاق، اُن کے اقوال اور اُن کے افعال کا نہایت اچھی طرح خیال رکھیں۔ اور اپنے بچے، بچیوں کو اعلیٰ دینی تعلیم سے بہرہ ور کریں اور اُن کے خیالات اور ان کی ہمتوں کو بلند کریں۔ تاکہ وہ آئندہ کے لئے ایک اعلیٰ اور عمدہ قوم بن کر دُنیا کے لئے قابلِ نمونہ ہوں۔

امۃ الحفیظ دینیات کلاس درجہ ثانیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مسرّت انگیز خبر

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی ۔ کہ گذشتہ سال تعطیلاتِ موسمِ گرما کے بعد نصرت گرلز ہائی سکول میں اس موضوع پر ایک تحریری مناظرہ ہوُا ۔ کہ " احمدی مستورات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ہاتھ کس طرح بٹا سکتی ہیں " اس مقابلہ میں تینوں دینیات کلاسز اور تینوں ہائی کلاسز کی طالبات شامل تھیں ۔ اب ماہ جنوری میں نتیجہ نکلنے پر معلوم ہوُا ہے کہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ سیکرٹری اشاعت مصباح سوسائٹی اس انعامی مقابلہ میں سب سے اوّل رہی ہیں ۔ محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب دُوسرے درجہ پر ۔ اور محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت نہم تیسرے درجہ پر رہی ہیں ۔ معلوم ہوُا ہے ۔ کہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ کو سونے کا تمغہ اور محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ کو چاندی کا تمغہ بطور انعام دیا جائے گا ۔ اور محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ کو کوئی اور انعام پیش کیا جائیگا ۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ہر سہ طالبات کو مبارک کرے ۔ اور انہیں توفیق دے ۔ کہ وہ عملی رنگ میں بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی حاصل کر سکیں ۔

اشاعتِ مصباح سوسائٹی کی ممبرات

اشاعتِ مصباح سوسائٹی کی اسوقت تک جو ممبرات بن چکی ہیں ان تمام کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں ۔ امید ہے کہ یہ سب ممبرات نہ صرف اپنی سوسائٹی کے حلقہ کو وسیع کرنے میں کوشاں رہیں گی بلکہ ان کی سوسائٹی جس غرض کیلئے معرض وجود میں آئی ہے ۔ اسے بھی ہمیشہ پیش نظر رکھیں گی :-

پریذیڈنٹ : محترمہ استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ بی ۔ اے بی ٹی

سیکرٹری :- محترمہ امۃ السلام صاحبہ ۔

ممبرات :- (۱) سلیمہ بیگم صاحبہ (۲) صادقہ بیگم صاحبہ (۳) سراج بی بی صاحبہ سطوت (۴) ممتاز اختر صاحبہ (۵) صالحہ خاتون صاحبہ (۶) امۃ العزیز صاحبہ شمیم (۷) رشیدہ ناصرہ صاحبہ (۸) سلیمہ عصمت صاحبہ (۹) طاہرہ بیگم صاحبہ (۱۰) محمودہ ثروت صاحبہ (۱۱) امۃ الرشید صاحبہ راحت (۱۲) حمیدہ صاحبہ نکہت (۱۳) امۃ الرشید صاحبہ زہرہ (۱۴) طیبہ خاتون صاحبہ (۱۵) امۃ الرشید صاحبہ شوکت (۱۶) امۃ اللہ بیگم صاحبہ (۱۷) امۃ الرشید صاحبہ (۱۸) امۃ الحفیظ صاحبہ ساجدہ (۱۹) امۃ الرشید صاحبہ راشدہ (۲۰) عابدہ خاتون صاحبہ (۲۱) آمنہ خاتون صاحبہ (۲۲) امۃ الحمید صاحبہ (۲۳) مبارکہ قمر صاحبہ (۲۴) امۃ العزیز بیگم صاحبہ (۲۵) طیبہ صدیقہ صاحبہ (۲۶) حمیدہ بیگم صاحبہ (۲۷) سلیمہ بیگم صاحبہ (۲۸) نصیرہ نزہت صاحبہ (۲۹) امۃ اللہ بیگم صاحبہ (۳۰) امۃ اللطیف صاحبہ (۳۱) امۃ المجید صاحبہ (۳۲) امۃ الحفیظ صاحبہ (۳۳) سیّدہ بیگم صاحبہ (۳۴) سارہ بیگم صاحبہ (۳۵) سلیمہ بیگم صاحبہ (۳۶) قانتہ بیگم صاحبہ (۳۷) سعیدہ وزیر بیگم صاحبہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثیلِ مصطفےٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں

مبارک ہو مسیحا تجھ کو محبوبِ خدا ہونا
حبیبِ کبریا ہونا۔ مثیلِ مصطفےٰؐ ہونا
جہاں کیواسطے دریائے رحمت ہیں ترے جلوے
ترا بدر الدجیٰ ہونا۔ ترا شمس الضحیٰ ہونا
خدا کی شان پنہاں ہے تری شانِ فضیلت میں
کبھی عیسیٰؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یوسف نما ہونا
زہے قسمت کہ ہو مجھکو میسّر تیرے کوچہ میں
محبّت میں تری مٹ کر ترے در کا گدا ہونا
طفیلِ مصطفائی مجھکو بھی اُمّیدِ بخشش ہے
دُعائے دَرد رکھتا ہے مرا نغمہ سرا ہونا

(خاکسار فرخ نساء)

حل طلب معمّے

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مشہور و معروف صحابی کا نام گیارہ حرفی ہے۔ اگر اسکے ۶، ۱۰، ۸ حرف کو ملایا جائے۔ تو ایک تیز رفتار جانور کا نام بنتا ہے۔

۳ و ۴، ۱ و ۱۱ حرف کو ملایا جائے۔ تو بھلائی کی طرف بلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۶، ۹، ۵، ۱۱ کو ملایا جائے۔ تو ہندوؤں کا ایک مشہور تہوار بنتا ہے۔

۵، ۶، ۷، ۸ کو ملایا جائے۔ تو ایک مشہور چیز کا نام بنجاتا ہے جو ہر روز مصالحہ میں استعمال کیجاتی ہے۔

۶، ۲ و ۱۱ کو ملایا جائے۔ تو خدا کے ایک مقرب بندے کا نام بنتا ہے۔

۱۱، ۴، ۷ کو ملایا جائے۔ تو حسرت و افسوس کے معنے بنتے ہیں۔

۱، ۳، ۵ کو ملایا جائے۔ تو برابری کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۷، ۱، ۳، ۱۱ کو ملایا جائے۔ تو فارسی کے ایک مشہور شاعر کا نام بنتا ہے۔

۱، ۵، ۱۱ کو ملایا جائے۔ تو ایک مشہور خلیفہ کا نام بنتا ہے۔

اس معمّہ کو صحیح حل کرنے والی بہن کو دو کتابیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دیجائیں گی۔ ہر حل کے ساتھ دو پیسہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ایک سے زائد حل آنے کی صورت میں انعام بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوگا۔ تمام حل بنام سیکرٹری صاحبہ اشاعت مصباح سوسائٹی معرفت ایڈیٹر صاحب مصباح بھیجے جائیں۔ (نصیرہ نزہت دینیات درجہ اولیٰ)

(۲)

(۱) مَیں پانچ حرفی ہوں۔ اگر دوسرے۔ تیسرے۔ چوتھے اور پہلے حرف کو ملائیں۔ تو ایک ایسی چیز کا نام بنجاتا ہے۔ جو رفاہ عام کا کام دیتی ہے۔ اور بیشتر حصہ دنیا اسکے ذریعہ خوراک مہیا کرتا اور زندگی بسر کرتا ہے۔

(۲) اگر دوسرے، پہلے، تیسرے حرف کو ملائیں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانوں کے رہنے کی اور بچاؤ کی جگہ کا نام بنجاتا ہے۔

(۳) اگر پانچویں اور تیسرے حرف کو ملائیں۔ تو انسان کے اوپر کے دھڑ کے ایک حصہ کا نام بنجاتا ہے۔

(۴) اگر دوسرے، پہلے، تیسرے حرف کو ملائیں تو پچھلے زمانہ کے ایک بادشاہ کا نام بنجاتا ہے۔

(۵) اگر تیسرا اور پانچواں حرف ملائیں۔ تو آجکل (سردیوں میں) ایک پہننے والی چیز کا نام بنجاتا ہے۔

(۶) اگر دوسرے اور تیسرے اور پانچویں حرف کو ملائیں تو درس کے معنے بنجاتے ہیں (سبق)

(۷) اگر پانچویں، تیسرے، دوسرے۔ چوتھے حرف کو ملائیں تو ایک موسم کا نام بنجاتا ہے۔

(۸) اگر پہلے دوسرے تیسرے چوتھے پانچویں حرف کو علی الترتیب ملاکر پڑھیں تو ایک نبی کا نام بنجاتا ہے۔

(۹) اگر پہلے پانچویں چوتھے تیسرے حرف کو ملائیں۔ تو قید کا اسم فاعل بنجاتا ہے۔

(۱۰) اگر تیسرے پانچویں چوتھے حرف کو ملائیں۔ تو ایک کام میں آنے والی چیز کا نام بنجاتا ہے۔

(خاکسار صادقہ درجہ ثالثہ قادیان)

(۳)

ایک کیڑا ایک درخت پر جو ۴۵ فٹ اونچا ہے۔ چڑھنا چاہتا ہے۔ وہ دن میں ۴ ½ فٹ چڑھتا ہے۔ لیکن رات کو تین فٹ گر پڑتا ہے۔ بتاؤ وہ اس پر کتنے دن میں چڑھ جائیگا۔

(نصیرہ نزہت درجہ اولیٰ)

وصیتیں

۵۲۹۸ منکہ صالحہ بیگم زوجہ منشی اللہ بخش صاحب کارکن بیت المال قوم راجپوت عمر ۲۱ سال آٹھ ماہ پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی ماہوار یا سالانہ آمدنی نہیں ہے۔ البتہ میری حسب ذیل جائیداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔

(۱) -/۲۰۰ روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔

(۲) کانٹے طلائی قیمتی ۱۱/ ۱۸۸ روپے۔ انعام قیمتی ۱۶ روپے۔ بند نقرئی ۵ روپے۔ کل ۲۳۲/۴/۰ روپے

کل میری اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ۲۳/۳/۶ روپے کی رقم بنتی ہے۔ جو میں اپنی زندگی میں ادا کرتی رہوں گی۔ اور جسقدر رقم دیگر اس کی رسید حاصل کر لوں۔ اسقدر اس سے منہا کر دی جائے گی۔ اور انشاء اللہ یہ ساری رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ نیز اس کے علاوہ اگر میری کوئی آمد ہوئی یا کوئی اور جائیداد میرے حصہ میں آئی۔ تو یہ میری وصیت اس کے ۱/۱۰ حصہ پر حاوی ہوگی۔ اور میری وفات کے بعد اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ صالحہ بیگم۔ گواہ شد:۔ اللہ بخش بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ فقیر علی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر حقیقی ماموں موصیہ دارالبرکات قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۲۹۵ منکہ سکینہ بیگم زوجہ سردار محمدؐ صاحب قوم راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لودی ننگل حال ڈگری سندھ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳۹ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زیور طلائی ۶ چوڑیاں وزنی ۱/۲ ۱۴ تولہ قیمتی ۱۶۲/- کلپ طلائی یک عدد وزنی ۹ ماشہ معہ عیـہ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ معہ عیـہ انگشتری طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی عہ روپے۔ جس کی مجموعی قیمت مالعہ روپیہ ہے۔ ایک قطعہ اراضی موازی یک کنال واقعہ محلہ دارالعلوم قیمتی ۳۵۰/- روپیہ جو مجھے میرے خاوند کی طرف سے مہر میں ملا ہے۔ اور مبلغ ماعہ مہر باقی بذمہ خاوند جو ابھی واجب الوصول ہے۔ کل جائیداد کی مجموعی قیمت معماللعہ روپے ہوتی ہے۔ اگر اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کروں۔ تو وہ وصیت کردہ جائیداد سے منہا کر دی جائے گی۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ اپنی زندگی میں یہ رقم ادا کر دوں۔ ورنہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء سے وصول کر لی جائے۔ جو ہر طرح سے اس کی ادائیگی کے ذمہ وار ہوں گے۔

الامۃ: سکینہ بیگم۔ گواہ شد: حکیم سردار محمدؐ لودی ننگل خاوند موصیہ۔ گواہ شد: مستری امین اللہ والد موصیہ۔

۵۲۹۶ منکہ بی بی زوجہ حکیم عزیز الدین صاحب قوم قاضی اگہوترہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن رتو چک ڈاک خانہ چھمال ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ از قسم اراضی صرف ایک مکان خام واقع رتو چک قیمتی یک صد روپیہ مشمولہ تین کمرے ایک بیٹھک و برآمدہ ہے۔ مگر مکان مذکور کی اراضی کے مالک مقامی زمیندار بصورت دیہات مالک ہیں۔ اس لحاظ سے مندرجہ بالا ملکیت صرف اس مکان کی اراضی کے علاوہ اندازاً خیال کر کے درج کی جاتی ہے۔ اور میں حق مہر قبل ازیں وصول کر چکی ہوں اب مکان مندرجہ بالا کی مالیت یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کر رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم میری وصیت کردہ رقم سے منہا سمجھی جاوے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا بی بی زوجہ حکیم عزیز دین۔

گواہ شد:۔ حکیم عزیز الدین خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد حسین بقلم خود ساکن رتو چک ڈاکخانہ چھمال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلمہ ورک

بچوں کے فراک کے کپڑوں یا بوسکی کی سفید قمیص پر کاڑھیں۔ نہایت خوبصورت معلوم ہوگا۔

(امۃ العزیز شمیم)
دینیات درجہ ثانیہ

غلاف کے کونے کے لئے خوشنما پھول

(آمنہ خاتون بنگالی)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا